Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم　نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم　وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

جلد 54

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

شمارہ 35

شرح چندہ سالانہ 250 روپے بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ یا 20 ڈالر امریکن

24 رجب 1426 ہجری 30 ظہور 1384 ہش 30 اگست 2005ء

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 27 اگست (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بفضلہٖ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ کل حضور پرنور نے منہائم جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور خلافت سے مضبوطی سے وابستہ رہنے اور آپسی پیار و محبت کو قائم رکھنے کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کے لئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

مبلغین کیلئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کی اہمیت

ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت کے ایک شخص نے کسی غیر احمدی کا سوال پیش کیا کہ آپ نے اپنی تصانیف میں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے یہ درست نہیں کیونکہ مسیلمہ کذاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فوت ہوا تھا۔ حضرت اقدس نے فرمایا:-

یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو وہ کونسی کتاب ہے جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے۔ ہم نے تو یہ لکھا ہوا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے۔ مسیلمہ کذاب نے تو مباہلہ کیا ہی نہیں تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا فرمایا تھا کہ اگر تو میرے بعد زندہ بھی رہا تو ہلاک کیا جائے گا سو ویسا ہی ظہور میں آیا۔ مسیلمہ کذاب تھوڑے ہی عرصہ بعد قتل کیا گیا اور پیشگوئی پوری ہوئی۔

یہ بات کہ سچا جھوٹے کی زندگی میں مر جاتا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب اعداء ان کی زندگی میں ہی ہلاک ہو گئے تھے؟ بلکہ ہزاروں اعداء آپ کی وفات کے بعد زندہ رہے تھے۔ ہاں جھوٹا مباہلہ کرنے والا سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوا کرتا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مخالف بھی ہمارے مرنے کے بعد زندہ رہیں گے اور مخالفوں کے وجود کا قیامت تک ہونا ضروری ہے جیسے وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ (آل عمران:۵۶) سے ظاہر ہے۔

ہم تو ایسی باتیں سُن سُن کر حیران ہوتے ہیں۔ دیکھو ہماری باتوں کو کیسے اُلٹ پلٹ کر پیش کیا جاتا ہے اور تحریف کرنے میں وہ کمال حاصل کیا ہے کہ یہودیوں کے بھی کان کاٹ دیئے ہیں۔ کیا یہ کسی نبی، ولی، قطب، غوث کے زمانہ میں ہوا کہ اس کے سب اعداء مر گئے ہوں؟ بلکہ کافر منافق باقی رہ ہی گئے تھے۔ ہاں اتنی بات صحیح ہے کہ سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں تو وہ سچے کی زندگی میں ہی ہلاک ہوتے ہیں جیسے کہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرنے والوں کا حال ہو رہا ہے۔ مجھے تو اپنی جماعت پر افسوس ہوتا ہے کہ کیا ان میں اتنی عقل بھی نہیں۔ کہ ایسے اعتراض کرنے والے سے پوچھیں کہ یہ ہم نے کہاں لکھا ہے کہ بغیر مباہلہ کرنے کے ہی جھوٹے سچے کی زندگی میں تباہ اور ہلاک ہو جاتے ہیں۔ وہ جگہ تو نکالو جہاں یہ لکھا ہے ہماری جماعت کو چاہئے کہ عقل میں فہم میں ہر طرح سے ترقی کریں اور ایسی باتوں کا خود سوچ کر جواب دیا کریں اور اپنی ایمانی روشنی سے ان باتوں کو حل کیا کریں۔ مگر دنیاداری کے دھندوں میں مت ماری جاتی ہے۔ اتنا نہیں کر سکتے کہ معترض سے ہماری کتاب کی وہ جگہ ہی پوچھیں جہاں یہ لکھا ہے کہ سچے کی زندگی میں سب جھوٹے مر جاتے ہیں۔ بلکہ جھوٹے تو قیامت تک رہیں گے۔

فرمایا:- اس تحریک سے مجھے یہ بھی یاد آ گیا ہے کہ وہ لوگ جو اشاعت اور تبلیغ کے واسطے باہر جاویں۔ وہ ایسے نہ ہوں کہ اُلٹ پلٹ کر ہماری باتوں کو کچھ اور کا اور ہی بناتے رہیں اور بات تو کچھ اور ہو اور سمجھانے کچھ اور لگ جاویں۔ دوسروں کو تو ہمارے دعویٰ سے آگاہ کریں اور خود ہماری کتابوں کو کبھی پڑھا بھی نہ ہو۔ اس طرح سے ہی تحریف ہوا کرتی ہے۔ ایسے وقتوں میں صرف زبانی فیصلہ نہیں ہونا چاہئے بلکہ تحریر پیش کرنی چاہئے۔

ہم پر الزام لگائے جاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام حسینؓ کی توہین کی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو راستباز اور متقی سمجھتے ہیں۔ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بہت بے عزتی کی جاتی ہے اور ان کو گالی دی جاتی ہے حالانکہ ہم ان کو ایک اولوالعزم نبی اور خدا تعالیٰ کا راستباز بندہ سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر عیسیٰ کا مرجانا ثابت کرنا ان کے نزدیک گالی دینا ہے تو اس طرح سے تو ہم نے نکالی ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ دوسرے نبیوں کی طرح وفات پا گئے ہیں۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۵ صفحہ ۳۲۶-۳۲۷)

اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ اب اللہ کی رسّی مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ہے جو بھی اس خلافت سے چمٹ رہے گا جو خدا نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعودؑ کے واسطہ سے عطا فرمائی ہے وہ اور اس کی نسلیں ہمیشہ کامیابی حاصل کرتی رہیں گی

اسکے لئے ضروری ہے کہ ہم شرائط بیعت پر ہمیشہ دھیان رکھیں تقویٰ کی باریک راہوں پر چلیں اور اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کریں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 26 اگست 05 بمقام منہائم (جرمنی)

قادیان 26 جولائی ایم ٹی اے آج کا خطبہ جمعہ حضور اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ جرمنی سے ارشاد فرمایا۔ اس اعتبار سے یہ خطبہ جمعہ جلسہ سالانہ جرمنی کا ایک لحاظ سے افتتاح تھا حضور انور خطبہ جمعہ کیلئے تشریف لانے سے قبل فلیگ پوسٹ پر تشریف لے گئے اور لوائے احمدیت لہرایا اس کے بعد حضور انور خطبہ جمعہ کیلئے سٹیج پر تشریف لائے اور تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد آیت قرآنی وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْہَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَہْتَدُوْنَ (آل عمران ۱۰۴) کی تلاوت کی اور اس کا

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایک احمقانہ قدم

((3))

گزشتہ گفتگو میں ہم نے پاکستان کے اُس بدنام زمانہ آرڈیننس کا ذکر کیا تھا جس کو صدر جنرل ضیاء الحق نے جاری لیا تھا اور اب جسکی تجدید کا ذمہ جنرل پرویز مشرف نے اپنے ذمہ لے لیا ہے۔ (اس آرڈی نس کی تفصیل قسط اوّل میں ملاحظہ فرمائیں) یہ وہ آرڈیننس ہے جس کے ذریعہ پاکستان کے سرکاری ملّاؤں اور سرکاری مسلمانوں کو مقدس اسلامی اصطلاحات کو استعمال کرنے کے مالکانہ حقوق فراہم کئے گئے ہیں۔ پاکستان کے اس احمقانہ آرڈیننس کے ذریعہ گویا اسلامی اصطلاحات پر اب مکمل اختیار تجارت کی کسی رجسٹرڈ برانڈ کی طرح پاکستان کے سرکاری مسلمانوں کو حاصل ہے۔ پاکستان سے درآمد چھوت کی یہ بیماری 1997ء میں بھارت کے دیوبندی ملّاؤں کو بھی لگی تھی۔ چنانچہ اس وقت انہوں نے بھی 14/جون 1997ء کو ایک اجتماع کر کے حکومت ہند کو ایک قرارداد پیش کی تھی جس کی شق نمبر 2 میں لکھا تھا کہ:-

''نیز یہ کانفرنس پوری سنجیدگی کے ساتھ حکومت ہند سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے کہ قادیانیوں کو مسلم فرقہ سے الگ کر کے غیر مسلم قرار دے۔ اور انہیں مسلمانوں والا کلمہ اور دوسری اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے اور اپنی عبادت گاہ مسجد کی شکل میں بنانے اور ان کو مسجد کا نام دینے سے روکے''

چونکہ ہندو پاک کے انتہا پسند مولوی حضرات وقتاً فوقتاً اس ایشو کو اٹھاتے رہتے ہیں اور اب پھر ان دنوں پاکستان میں احمدی اخبارات اور رسائل پر حکومت نے پابندی لگادی ہے اور احمدیہ پریس کو سیل کر دیا ہے اور احمدیوں کو اسلامی اصطلاحات کے استعمال کرنے کے جرم میں قید خانوں میں بند کر دیا ہے تو اس اعتبار سے ہم قرآن اور حدیث کی روشنی میں پاکستان کے سرکاری ملّاؤں اور ان کی پیروی کرنے والے بھارت کے دیوبندی مُلّاؤں کو یہ سمجھانا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید نے کسی ایک مقام پر بھی اسلامی اصطلاحات کے لئے مسلمانوں کے مالکانہ حقوق تسلیم نہیں کئے ہیں۔ بلکہ بہت سی اسلامی اصطلاحات کے متعلق یہ ذکر موجود ہے کہ یہ پہلے سے ہی دیگر مذاہب میں موجود تھیں اور مسلمان بھی اب ان کا استعمال کر سکتے ہیں۔ اس لئے اگر پاکستان کے انتہا پسند ملّاؤں کے اس مفروضہ کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو اکثر اسلامی اصطلاحات کے مالکانہ حقوق مسلمانوں کے نہیں بلکہ ان سے پہلے کے مذاہب کے بنیں گے اور ان کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ مسلمانوں کو جو ایک نئے دین سے تعلق رکھتے ہیں اپنی اصطلاحات کے استعمال کی اجازت دیں یا نہ دیں۔

ذیل میں ہم ایسی کئی اصطلاحات کو درج کرتے ہیں جو دراصل مسلمانوں کو یہودیوں سے اور پھر عیسائیوں سے ورثہ میں ملی تھیں اور اب ان مذاہب کا حق ہے کہ وہ ان اصطلاحات کے استعمال سے مسلمانوں کو جبراً روک دیں اور اگر مسلمان نہ رکیں تو ان کا حق ہوگا کہ وہ حکومت کو ایسی ہی قراردادیں پیش کر کے مسلمانوں کو روکنے کے لئے قانون سازی کی درخواست کریں۔

کلمہ:: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ کلمہ کا لفظ پہلے پہل قرآن مجید نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق استعمال فرمایا ہے کہ وہ کلمہ ہیں فرمایا اِنَّمَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ (نساء) کہ مسیح ابن مریم اللہ کا رسول اور اس کا کلمہ ہیں اس اعتبار سے کلمہ عیسائیوں کا پیٹنٹ ہوا۔ دیوبندی اب کلمہ طیبہ یا کلمہ شہادت وغیرہ اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اگر عیسائی چاہیں تو قرآن مجید کے حوالہ سے اس اصطلاح کے متعلق دعویٰ دائر کر سکتے ہیں۔

مسجد:: قرآن مجید سے ثابت ہے کہ عیسائیوں کے عبادت خانہ کیلئے بھی اللہ تعالیٰ نے مسجد کا لفظ استعمال کیا ہے۔ سورۃ الکہف میں مذکور ہے کہ ایک زمانہ کے عیسائیوں نے مشورہ کیا کہ جہاں اصحابِ کہف رہتے تھے وہاں وہ مسجد بنائیں گے فرمایا 'لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا' (دیکھیں سورۃ الکہف رکوع 3) کہ جہاں اصحاب کہف مقیم تھے وہاں ہم ضرور بضرور مسجد بنائیں گے۔ اس اعتبار سے لفظ 'مسجد' قرآن مجید کے بیان کے مطابق خاص عیسائیوں کی اصطلاح ہوئی اور اگر وہ چاہیں تو مسلمانوں کو اس لفظ کے استعمال سے بھی روک سکتے ہیں۔

اسی طرح چونکہ ہندو بھی اپنے مندروں میں مینار اور گنبد بنواتے ہیں اور یہود اور عیسائی بھی گرجوں میں مینار اور گنبد بنواتے ہیں اس اعتبار سے مینار اور گنبد وغیرہ بنوانا عیسائیوں اور ہندوؤں کا پیٹنٹ رجسٹرڈ مارک ہوا اور گویا ہندوؤں یا عیسائیوں یا یہودیوں کا حق ہے کہ وہ اپنی اپنی حکومتوں کو ایک قرارداد پیش کر کے مسلمانوں کو اپنی مسجدوں سے مینار اور گنبد ہٹادینے کیلئے کہیں۔ بلکہ یہ بات تو یہاں تک پہنچے گی کہ چونکہ عبادت کی خاطر کوئی خاص جگہ مخصوص کرنے کا طریقہ مسلمانوں سے قبل کے دیگر مذاہب میں رائج تھا اس لئے اس قسم کی خاص جگہ بنانا بھی پہلے لوگوں کا رجسٹرڈ مارک ہوا۔

اسی طرح اگر آپ بائبل کا مطالعہ کریں تو صاف پتہ لگے گا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں بہت سی اصطلاحات مشترکہ ہیں جیسے: خدا، خداوند، رسول، نبی، نماز، روزہ، ذبیحہ، عید، دُعا، قربانی، ختنہ، مردوں کو دفنانا وغیرہ وغیرہ یہاں تک کہ خود قرآن مجید میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تک میں زندہ ہوں مجھے حکم خداوندی ہے کہ صلوٰۃ اور زکوٰۃ ادا کیا کروں۔

اب کیا عیسائیوں یا یہودیوں کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ہٹ کر ایک نیا دین چلایا ہے اس لئے وہ مسلمانوں سے کہیں کہ وہ نماز، روزہ، ختنہ، ذبیحہ، عید وغیرہ کو چھوڑ کر کوئی اور اصطلاحات اپنے لئے رائج کر لیں اور کیا ان کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ وہ مسلمانوں سے کہیں کہ چونکہ اسلام سے قبل مردوں کو دفنانے کا رواج تو ہم یہودیوں اور عیسائیوں کا ہے اس لئے مسلمان اب اپنے مردوں کو ہمارے رواج کے مطابق دفنا نہیں سکتے بلکہ کوئی اور طریق اختیار کریں کیونکہ دفنانا ان کا رجسٹرڈ مارک ہے قبریں بنانا ان کا رجسٹرڈ مارک ہے، اور اگر مسلمان جلانے لگیں تو ہندو مقابل پر کھڑے ہو کر کہیں کہ مردے جلانا ہمارا رجسٹرڈ مارک ہے۔ ایسی صورت میں بھلا مسلمان کیا طریق اختیار کریں گے۔

یاد رہے کہ یہ تو خیر مذاہب کا معاملہ ہے بین الاقوامی تجارتی قوانین کے تحت بھی اشیاء کے عمومی نام کو رجسٹرڈ کرانے کی ہرگز اجازت نہیں ہے۔ مثلاً کوئی شخص گندم چاول یا روئی وغیرہ کی رجسٹریشن کسی خاص قوم کیلئے یا ذاتی نام سے نہیں کروا سکتا ان چیزوں کو Non Registerable قرار دیا جاتا ہے۔

اسی طرح جہاں تک اسلامی اصطلاحات کی رجسٹریشن یا مسجد کی خاص قسم کی ڈیزائننگ کا سوال ہے تو یہ بھی انٹرنیشنل جسٹریشن قوانین کی خلاف ورزی ہوگی کیونکہ یہ اصطلاحات کسی خاص فرد، فرقہ یا قوم کی ذاتی ملکیت نہیں ہاں جس جگہ دین کے نام پر دکانداری کرنے والے دیوبندیوں کی احمقانہ حکومت قائم ہوگی شاید وہاں ان قوانین کو توڑا بھی جا سکتا ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ ٹریڈ مارک کی رجسٹریشن سے قبل اس امر کا جائزہ لیا جانا بھی ضروری ہوتا ہے کہ کہیں کسی اور نے تو اس سے پہلے کسی خاص مارکہ کے حقوق رجسٹریشن تو حاصل نہیں کئے اور ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ اگر اسلامی اصطلاحات میں سے بعض ایسی بھی ہیں جو کہ زمانہ قدیم کے مذاہب کا مشترکہ مذہبی ورثہ ہیں تو یقیناً اسلام سے قبل کے مذاہب کا حق ہوگا کہ وہ ان اصطلاحات کی رجسٹریشن اپنے نام کروائیں پھر چاہے کسی اور کو استعمال کی اجازت دیں یا نہ دیں۔ بنی اسرائیل میں پہلا حق یہودیوں کا ہوگا کہ وہ عیسائیوں اور مسلمانوں کو مشترکہ اصطلاحات کے استعمال کی اجازت دیں یا نہ دیں۔ ویدک مذہب میں جینی بدھ اور وید کے بعد کی مذہبی قومیں یقیناً ویدوں کے ماننے والوں کی مرہون منت ہوں گی کہ وہ جس مذہبی اصطلاح کو چاہے اپنے کنٹرول میں رکھیں اور چاہے آزادانہ استعمال کی اجازت دیں۔

پس پاکستان کے کم فہم سرکاری ملّاؤں اور وہاں کی ناعاقبت اندیش حکومت سے ہماری عاجزانہ درخواست ہے کہ خدا کیلئے ایسے احمقانہ فعل سے باز آؤ جس سے ایک طرف بیرونی دنیا میں پاکستان کی ساکھ کو اور اس کے وقار کو دھبہ لگتا ہے بلکہ بہت کچھ لگ چکا ہے اور دوسری طرف جس کے نتیجہ میں پاکستان کی اندرونی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

گزشتہ تین دہائیوں سے انہی احمقانہ آرڈیننس کے نتیجہ میں احمدیوں کے بعد دوسرے اسلامی فرقے بھی سخت پریشانی اور انتہا درجے کی ابتری کا شکار ہو چکے ہیں اور اب قریباً ہر فرقہ انتہا پسندوں کی درندگی کا شکار ہونے کے لئے احمدیوں کے بعد لائن میں کھڑا ہے۔ نہ صرف لائن میں کھڑا ہے بلکہ انتہا پسندی کی اذیتوں کا سامنا کر رہا ہے اس کی وارننگ اُس وقت جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی حکومت کو دی تھی اور ان کو سمجھایا تھا کہ ایسی درندگی کا راستہ نہ کھولو جس کے بعد تم خود اس کا شکار ہونے والے ہو لیکن یہ لوگ اس سے باز نہیں آئے۔ آئندہ آنے والے زمانہ نے ثابت کر دیا تھا کہ جیسا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہُ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا بالکل ویسے ہی حالات پاکستان میں پیدا ہو گئے فرقہ بندی کے عذاب الیم نے پاکستان کی گلی گلی محلے محلے کو جکڑ لیا وہاں کی مساجد اور امام باڑوں کو اپنی گرفت میں لے لیا جسکی اذیت اور کرب کو وہاں کے دانشوروں نے بھی محسوس کیا۔ چنانچہ 1995ء میں اس انتہا پسندی اور اس کے نتیجہ میں احمدیوں کے بعد دیگر فرقوں کو پہنچنے والے عذاب کا ذکر کرتے ہوئے مشہور صحافی حسین نقوی ایڈیٹر 'دی نیوز' پاکستان نے لکھا:-

''بھٹو صاحب نے 1973ء کا دستور دیا لیکن اس دستور کے ساتھ جو کچھ انہوں نے خود کیا وہ بھی کسی سے پوشیدہ نہیں۔ پھر انہوں نے پاکستان کی فاسسٹ طاقتوں کے سامنے سرنڈر کیا اور احمدیوں کو اقلیت قرار دیا حالانکہ جمہوری ریاست کا یہ کام نہیں کہ شہریوں کی مذہبی حیثیت کا تعین کرے انہیں یہ بتائے کہ ان کا مذہب کیا ہے پیپلز پارٹی کے دانشور کہتے ہیں انہوں نے سو سالہ پرانا مسئلہ حل کر دیا لیکن میں کہتا ہوں کہ انہوں نے کوئی مسئلہ حل نہیں کیا بلکہ ایک روایت ڈال دی ہے کہ اب ہر فرقہ قطار میں کھڑا ہے ہر ایک کے سر پر کفر کی تلوار لٹک رہی ہے یہ سب کچھ بھٹو کا کیا دھرا ہے۔ (قومی ڈائجسٹ مارچ 95ء صفحہ 44)

آئندہ گفتگو میں ہم اس بات کا ذکر کریں گے کہ کسی بھی فرقہ کو اس کی تبلیغ سے روکنا کہاں تک اسلامی قانون ہوسکتا ہے۔ وباللہ التوفیق

(منیر احمد خادم)

ساقیا تیری ایک نظر نے بہتر سب احوال کیا

سر آنکھوں کو جنہوں نے تیرے قدموں میں چوپال کیا
ناچیزوں کا ہاتھ پکڑ کے تُو نے انہیں ابدال کیا
کوچے میں آواز لگا کر کاسۂ خیرات لئے
ہم کنگلوں نے تیرے در سے خود کو مالا مال کیا
رات گھنیری میں جاناں تسکین لئے جب اُترا تُو
عشق، وفا کے دیپ جلا کر ہم نے استقبال کیا
مئے خانۂ عشق کے ہم بیمار پڑے بے حالوں کا
ساقیا تیری ایک نظر نے بہتر سب احوال کیا
سانسوں کی مضراب نے دل کے تاروں پہ وہ چھیڑے گیت
اشکوں کی رم جھم نے ایسا محفل میں سُر تال کیا
نور کی مشکوں سے محفل پہ فضلوں کی برسات ہوئی
روح نے وَجد میں آ کر فرشِ دل پہ رقص، دھمال کیا
تب پھر ہم افلاک کی جانب کو محوِ پرواز ہوئے
ہم نے اپنے کبر و انا کو خود سے جب پامال کیا

(مبارک احمد ظفر لندن)

خطبہ جمعہ

مہمان نوازی انبیاء کے خُلق میں سے ایک اعلیٰ خُلق ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور احادیث کے حوالہ سے مہمان نوازی کی اہمیت اور اس کے تقاضوں کا تذکرہ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے کارکنان پر حسن ظن تھا کہ وہ مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرتے ہیں۔ یہ حسن ظن ہمیشہ جماعت کے کارکنان کا ایک نشان بنا رہے گا۔

(جلسہ سالانہ برطانیہ کے حوالہ سے مہمانوں کی خدمت کا حق ادا کرنے سے متعلق تاکیدی نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 22 جولائی 2005ء بمطابق 22 وفا 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

مہمان نوازی انبیاء کے خُلق میں سے ایک اعلیٰ خُلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر میں اس کو یوں بیان فرمایا ہے کہ جب آپؑ کے پاس معزز مہمان آئے تو سب سے پہلا کام جو آپؑ نے کیا وہ یہ تھا کہ ﴿فَرَاغَ إِلٰى أَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ﴾ (الذّٰریٰت: 27) یعنی وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ بھنا ہوا بچھڑا لے آیا۔ تو آپ نے مہمانوں سے یہ نہیں پوچھا کہ دُور سے آئے ہو یا نزدیک سے آئے ہو، یا بھوک لگی ہے یا نہیں لگی، کھانا کھاؤ گے یا نہیں کھاؤ گے، بلکہ فوری طور پر گھر کے اندر گئے اور کھانا تیار کروا کر لے آئے۔

تو یہ خُلق ہے جو اللہ والوں کا مہمانوں کے ساتھ ہوتا ہے اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کا جامع اور افضل الرسل فرمایا ہے ان میں تو یہ خُلق ایسا قائم تھا جس کی مثال نہیں۔ بلکہ زمانہ نبوت سے پہلے بھی آپؐ کا یہ خُلق ایسا تھا کہ دوسروں کو متاثر کیا کرتا تھا۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی دفعہ وحی نازل ہوئی اور آپؐ بڑے سخت گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ سے اس گھبراہٹ کا ذکر کیا تو دیکھیں کیسا جواب تھا۔ روایت میں آتا ہے آپؓ نے عرض کہ اللہ کی قسم! جیسے آپؐ سوچ رہے ہیں ویسے ہرگز نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپؐ کو کبھی بھی رُسوا نہ کرے گا۔ اللہ کی قسم آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، سچی بات کرتے ہیں، دوسروں کے بوجھ اٹھاتے ہیں، ناپید نیکیاں بجالاتے ہیں، لوگوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور آفات سماوی کے نازل ہونے پر لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورۃ اقراء باسم ربک..... حدیث نمبر 4953)

یعنی جو اعلیٰ اخلاق دنیا سے غائب ہوگئے ہیں ان کو آپ قائم کرتے ہیں جن میں سے ایک مہمان نوازی بھی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کو یہی خُلق تو پسند ہیں۔ تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایسے اخلاق والے انسان کو خدا تعالیٰ ضائع کر دے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا کہ مختلف قسم کی نیکیوں میں سے ایک نیکی مہمان نوازی بھی ہے جو بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے اور اس کی رضا حاصل کرنے کا باعث بنتی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر مہمان نوازی کے تعلق میں جو نمونے قائم فرمائے اور اپنے عمل سے جو اعلیٰ مثالیں ہمارے سامنے پیش فرمائیں اب مَیں ان میں سے چند ایک پیش کرتا ہوں۔ اور پھر یہ کہ اپنی امت کو بھی نصیحت فرمائی کہ کس طرح مہمان نوازی کرو۔ آپؐ کے پاس گھر میں بھی اگر کوئی مہمان آتا تو جو بھی میسر ہوتا مہمان کو پیش فرماتے۔ بعض دفعہ گھر میں آپ کھانا تناول فرما رہے ہوتے اگر کوئی آتا تو بڑی بے تکلفی سے آنے والے کو اپنے ساتھ شامل کرتے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ عبدالحمید بن صیفی اپنے والد اور اپنے دادا کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ صہیب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھجور اور روٹی پڑی ہوئی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب سے کہا کہ قریب آ جاؤ اور کھاؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ صہیب کھجوریں کھانے لگے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ کی آنکھ دکھنے آئی ہوئی ہے (اس وقت ان کی ایک آنکھ دکھ رہی تھی) اس کے باوجود تم نے کھجوریں کھانی شروع کر دی ہیں۔ تو بے تکلف ماحول تھا، حضرت صہیب نے اس پر جواب دیا کہ یا رسول اللہ! مَیں اس آنکھ کی طرف سے کھا رہا ہوں جو درست ہے۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 61-62 مطبوعہ بیروت)

دیکھیں کتنا سادہ اور بے تکلف ماحول ہے۔ بعض دفعہ ایسے موقعے بھی آئے کہ آپؐ کھانا تناول فرما رہے ہیں اور کوئی آ گیا تو اس کو بھی ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی، چاہے کھانا جتنی مرضی تھوڑی مقدار میں ہو۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک صحابی کسی کام سے نماز کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی آپ کی رہائش کی طرف دروازے تک آپؐ کے ساتھ آ گئے۔ تو آپؐ اندر گئے اور تھوڑی دیر بعد تھوڑا سا کھانا لے کے آئے اور فرمایا کہ آؤ کھائیں۔ لیکن کھانا اتنی کم مقدار میں تھا کہ وہ کہتے ہیں کہ مَیں ہچکچاتا رہا۔ بہرحال آنحضورؐ نے فرمایا تم لگتا ہے کسی کام سے آئے ہو۔ تو جو بھی کام تھا وہ پوچھا اور واپس چلے گئے۔ لیکن آپ دیکھیں کہ جو ساتھ آ گیا اس کو مہمان سمجھا اور گھر کے اندر اس کو لے آئے اور فرمایا کہ آؤ کھانا کھائیں۔

پھر جب بھی کافی تعداد میں مہمان آ جایا کرتے تھے تو آپؐ مہمانوں کو صحابہ میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور صرف انہی میں نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے ساتھ بھی اس طرح تقسیم کر کے لے جاتے تھے۔ ایک ایسے ہی موقع کا روایات میں یوں ذکر آتا ہے۔

عبداللہ بن طُہْفَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کثرت سے مہمان آتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ ہر کوئی اپنا مہمان لیتا جائے۔ ایک رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہت زیادہ مہمان آ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر کوئی اپنے حصہ کا مہمان ساتھ لے جائے۔ عبداللہ بن طُہْفَہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں ان میں تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے تھے۔ چنانچہ جب آپؐ گھر پہنچے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا گھر میں کھانے کو کچھ ہے؟ انہوں نے عرض کی جی ہاں حُوَیْسَہ نامی کھانا ہے جو مَیں نے آپ کے افطار کے لئے تیار کیا ہے۔ تو راوی کہتے ہیں کہ وہ کھانا ایک برتن میں ڈال کر لائیں (تھوڑا سا ہوگا) اس میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا سا لیا اور تناول فرمایا اور پھر فرمایا کہ بسم اللہ کر کے کھائیں۔ پھر ہمیں بھی دیا۔ چنانچہ ہم نے اس کھانے میں سے اس طرح کھایا کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ پھر اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! کیا تمہارے پاس پینے کو کوئی چیز ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، حریرہ ہے جو مَیں نے آپ کے لئے تیار کیا ہے۔ فرمایا: لے آؤ۔ حضرت عائشہؓ وہ لائیں تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا اور برتن کو اپنے منہ کی طرف بلند کیا۔ تھوڑا سا نوش کر کے فرمایا: بسم اللہ کر کے پینا شروع کرو۔ پھر ہم اس سے اس طرح پینے لگے کہ ہم اسے دیکھ نہیں رہے تھے۔ پھر اس کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے مسجد میں چلے آئے اور یہاں آنے کے بعد روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ تم کہاں سونا چاہتے ہو؟ یہاں رہنا ہے یا مسجد جانا ہے؟ تو سب نے کہا ہم مسجد جا کے سوئیں گے۔ تو کہتے ہیں ہم مسجد چلے گئے اور وہاں جا کے سو گئے اور صبح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، نماز کے لئے ہر ایک کو جگایا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 5 صفحہ 426 مطبوعہ بیروت)

اس روایت میں جو ہے کہ پہلے آپؐ نے اس کو پیا اس سے یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ شاید اس لئے کہ آپؐ نے سمجھا کہ میرا پہلے حق ہے میں پی لوں، بلکہ اس لئے کہ اس کی مقدار تھوڑی تھی اور آپؐ کو پتہ تھا کہ آپؐ کے پہلے منہ لگانے سے اس میں برکت پیدا ہوگی اور آپؐ کی دعا سے یہ کھانا مہمانوں کے لئے کافی ہو جائے گا۔ اس لئے آپؐ نے پہلے شروع کیا۔ اور پھر مہمانوں کے آرام کے لئے فرمایا کہ جاؤ اب سو جاؤ، جہاں بھی سونا چاہتے ہو۔ پھر نماز کے لئے جگایا۔

مہمان نوازی کے زُمرے میں یہ بھی ہے کہ جب مہمان آئیں اگر وہ آپ کے ہم مذہب ہیں تو ان کو نمازوں کی طرف بھی توجہ دلائی جائے، صبح اٹھایا جائے۔ یہاں بھی ہمارے جلسے پہ اسی لئے انتظام ہوتا ہے تا کہ لوگ نمازوں میں شامل ہو سکیں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کی حالت کا اندازہ تھا کہ وہ کس طرح فاقہ کشیاں کرتے ہیں۔ غربت کا زمانہ تھا اور سب سے زیادہ جو اس دور سے گزرتے تھے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود تھے۔ فاقے کی حالت میں ہوتے تھے اور جب بھی کھانے کے ظاہری اسباب میسر آتے تھے، چاہے وہ تھوڑے سے ہی ہوں، آپؐ اس یقین کے ساتھ کہ اس کھانے میں خدا تعالیٰ میری دعا سے برکت ڈال دے گا، اپنے صحابہ کو بھی بلا لیا کرتے۔ ان لوگوں کو بھی بلا لیا کرتے تھے جو وہاں بھوکے بیٹھے ہوا کرتے تھے تا کہ ان کی بھی اس انتظام کے تحت مہمان نوازی ہو جائے۔

ایک واقعہ کا یوں ذکر ملتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُمّ سُلَیم کے گھر کے قریب سے گزرتے تو ان کے گھر آتے اور ان کو سلام کہتے۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت نبی کریمؐ کی شادی حضرت زینبؓ بنت جحش سے ہوئی تو مجھے میری والدہ اُمّ سُلَیم نے کہا کہ اگر ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تحفہ بھیجیں تو کتنا اچھا ہوگا۔ اس پر میں نے کہا بھیج دیں۔ تو میرے کہنے کے بعد میری والدہ نے کھجور لی اور پنیر کو ایک برتن میں ڈالا اور ان کو ملا کر حَیس نامی کھانا تیار کیا اور پھر وہ کھانا مجھے دے کر رسول ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ جب مَیں رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچا تو آپؐ نے مجھے ارشاد فرمایا اس برتن کو رکھو۔ پھر کچھ آدمیوں کا نام لے کر فرمایا کہ ان کو بلا لاؤ اور ہر وہ شخص جو تمہیں ملے اسے کہنا کہ میں بلا رہا ہوں۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مَیں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ جب مَیں واپس آیا تو گھر آدمیوں سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپؐ نے اپنا دست مبارک اس کھانے پر رکھا اور اس کو برکت دینے کے لئے کچھ دیر دعا کرتے رہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ دس دس افراد کو بلانے لگے جو اس برتن میں سے کھاتے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ ان کو فرماتے تھے کہ بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ان سب کو بلاتے رہے یہاں تک کہ ان سب نے کھانا کھا لیا۔

(بخاری کتاب التوحید۔ باب الهدیۃ للعروس)

دیکھیں کتنا خیال تھا کہ کھانا آیا ہے تو باقیوں کو بھی کھلایا جائے۔ جو بھوکے ہیں ان کی بھی مہمان نوازی ہو جائے۔ یہ تھے آپؐ کے مہمان نوازی کے طریقے کہ بھوکوں، ضرورت مندوں کو بلا کر اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق کھانا کھلاتے اور مہمان نوازی فرمایا کرتے تھے۔ پھر صرف یہی نہیں کہ آپؐ نے عارضی طور پر کبھی کبھی مہمان بلا لئے اور مہمان نوازی کر دی، بلکہ ایسا بھی ہوا کہ آپؐ نے بعض مہمان مستقل اپنے ہاں لمبے عرصے کے لئے ٹھہرائے اور ان کے لئے مستقل خوراک کا انتظام فرمایا۔ حالانکہ اس وقت حالت ایسی تھی کہ خود بھی گھر میں شاید اتنا اچھا انتظام نہیں ہوتا تھا۔ اور نہ صرف انتظام فرمایا بلکہ کھانے کا انتظام ہی ان کے سپرد کر دیا کہ اپنا پیٹ بھرنے کے بعد میرے لئے بھی رکھ دیا کرو۔

اس کا ذکر یوں ملتا ہے، حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں اور میرے دو ساتھی جن کی محنت و مشقت اور خوراک کی کمی کی وجہ سے قوت سماعت اور بصارت یعنی دیکھنے اور سننے کی جو طاقت تھی متاثر ہو گئی تھیں، نظر اور آنکھوں پر اثر پڑا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ پاس آئے۔ مگر ان میں سے کسی نے ہماری طرف توجہ ہی نہ دی۔ پھر ہم حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس لے گئے۔ وہاں پر تین بکریاں تھیں۔ آپؐ نے فرمایا ان کا دودھ دوہا کرو اور ہم میں سے ہر ایک اپنا اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کا حصہ لے جاتے۔ یعنی جو کھانے کا انتظام تھا وہ ان لوگوں کے سپرد کر دیا۔ تم پی لیا کرو اور مجھے میرا حصہ دے دیا کرو۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تشریف لاتے اور سلام کرتے تو آواز اتنی اونچی نہ ہوتی کہ سویا ہوا بیدار ہو جائے۔ جو جاگ رہا ہوتا وہ سن لیتا۔ پھر آپؐ مسجد میں تشریف لے جاتے اور نماز ادا فرماتے۔ پھر آپؐ کے پاس پینے کے لئے دودھ لایا جاتا جو آپؐ پی لیتے۔ ایک دن وہ کہتے ہیں کہ بھوک کی وجہ سے مَیں سارا دودھ پی گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو دودھ نہیں تھا لیکن آپ کی برکت کی وجہ سے بکری جو دودھ دینے والی تھی اس کو دوبارہ دودھ اتر آیا۔ پھر انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا: نہیں پہلے خود پی لو۔ آپ کو بتایا نہیں تھا کہ ہم سارا پی چکے ہیں۔ تو بہرحال پہلے انہیں پلا کے پھر آپؐ نے تھوڑا سا پیا اور بقایا پھر مہمانوں کو دے دیا۔ (ترمذی کتاب الاستئذان والادب۔ باب کیف السلام)

پھر ایک اور روایت میں اسی مستقل مہمان نوازی کا ذکر یوں ملتا ہے۔ مالک بن ابی عامر کی ایک لمبی روایت ہے جس میں وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اے ابو محمد! تم اس یمانی شخص یعنی ابوہریرہ کو نہیں دیکھتے کہ یہ تم میں سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی احادیث کو جاننے والا ہے۔ ہمیں اس سے ایسی ایسی احادیث سننے کو ملتی ہیں جو ہم تم سے نہیں سنتے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اس بات میں کوئی شک نہیں۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں سنی ہیں جو ہم نے نہیں سنیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مسکین تھے ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان بن کر پڑے رہتے تھے۔ ان کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کے ساتھ ہوتا تھا۔ اور ہم لوگ کئی کئی گھر والے اور امیر لوگ تھے اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دن میں کبھی صبح اور کبھی شام آیا کرتے تھے۔

(ترمذی کتاب المناقب باب ما جاء فی صفة اوانی الحصرض حدیث نمبر 3846)

ایک اور روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب بھی کھانے کی کوئی چیز آتی، تحفہ وغیرہ آتا تو آپ ان لوگوں کو پہلے بلا لیا کرتے جو مستقل وہاں پڑے ہوئے تھے۔

پھر آپؐ کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ مہمان کو کبھی یہ احساس نہیں ہونے دیتے تھے جس سے مہمان کو یہ خیال پیدا ہو کہ آپؐ کی میرے کھانے پر نظر ہے تا کہ وہ کبھی سبکی محسوس نہ کرے، شرمندگی محسوس نہ کرے۔ بلکہ بعض دفعہ یہ ہوتا کہ اگر مہمان کے ساتھ کھانا کھا رہے ہوتے تو آہستہ آہستہ آپ خود بھی کھاتے رہتے تا کہ مہمان کسی شرمندگی کے بغیر کھاتا رہے۔ لیکن بعض دفعہ یوں بھی ہوا کہ کوئی کافر مہمان ہوا اور ضرورت سے زیادہ خوش خوراکی کا مظاہرہ کیا لیکن آپ نے اظہار نہیں ہونے دیا اور جتنی اس کی خواہش تھی، جتنا وہ پیٹ بھر سکتا تھا اس کے مطابق اس کو خوراک مہیا کی۔

ایک واقعہ یوں بیان ہوتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص جو کافر تھا، حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں مہمان بنا۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہ کر لانے کے لئے فرمایا جو اس کافر نے پی لیا۔ پھر دوسری اور تیسری یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ صبح اس نے اسلام قبول کر لیا۔ آنحضرت ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کے لئے ارشاد فرمایا جو اس نے پی لیا۔ پھر آپ نے دوسری بکری کا دودھ لانے کا فرمایا تو وہ پورا دودھ ختم نہ کر سکا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے جبکہ کافر سات آنتوں کو بھرتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل مسند باقی المکثرین من الصحابة)

تو اس وقت جب وہ کافر تھا، مہمان تو بہرحال تھا اس کو یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ کھانا مفت مل رہا ہے تو اتنا تو نہ کھاؤ کہ تمہارا پیٹ خراب ہو جائے۔ لیکن اگلے دن جب وہ آپؐ کے سلوک کی وجہ سے خود ہی مسلمان ہو گیا، اس نے اسلام قبول کر لیا تو اس کو خود بھی پتہ لگ گیا کہ زندگی کا مقصد صرف کھانا پینا ہی نہیں ہوتا۔ ایک رات میں ہی اس نیک فطرت کو احساس بہرحال ہو گیا اور ایک رات میں ہی آپؐ کی قوت قدسی کی وجہ سے، آپؐ کے حسن سلوک کی وجہ سے، مہمان نوازی کی وجہ سے، ایک تو اس کو اسلام کے نور سے منور ہونے کی توفیق مل گئی اور پھر زندگی کے مقصد کا پتہ چل گیا۔ اور پھر اس وقت جو خوراک لی وہ ایک مومن کی خوراک تھی۔

اسی طرح کے ایک واقعہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں ذکر فرماتے ہیں کہ:

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ
0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ، ربوہ پاکستان

”ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے غریبی کو اختیار کیا۔کوئی شخص عیسائی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔حضرت نے اس کی بہت تواضع و خاطر داری کی۔وہ بہت بھوکا تھا۔حضرت نے اس کو خوب کھلایا کہ اس کا پیٹ بہت بھر گیا۔ رات کو اپنی رضائی عنایت فرمائی۔جب وہ سو گیا تو اس کو بہت زور سے دست آیا کہ وہ روک نہ سکا“۔(اس بیچارے کا پیٹ خراب ہوگیا)”اور رضائی میں ہی کر دیا۔جب صبح ہوئی تو اس نے سوچا کہ میری حالت کو دیکھ کر کراہت کریں گے۔شرم کے مارے وہ نکل کر چلا گیا۔جب لوگوں نے دیکھا تو حضرت سے عرض کی کہ جو نصرانی عیسائی تھا وہ رضائی کو خراب کر گیا ہے“۔حضرت نے فرمایا کہ وہ مجھے دو تا کہ میں صاف کروں۔لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت آپ کیوں تکلیف اٹھاتے ہیں۔ہم جو حاضر ہیں، ہم صاف کر دیں گے۔حضرت نے فرمایا کہ وہ میرا مہمان تھا، اس لئے میرا ہی کام ہے اور اٹھ کر پانی منگوا کر خود ہی صاف کرنے لگے۔وہ عیسائی جب ایک کوس نکل گیا تو اس کو یاد آیا کہ اس کے پاس جو سونے کی صلیب تھی وہ چارپائی پر بھول آیا ہوں۔اس لئے وہ واپس آیا تو دیکھا کہ حضرت اس کے پاخانہ کو رضائی پر سے خود صاف کر رہے ہیں۔اس کو ندامت آئی اور کہا کہ اگر میرے پاس یہ ہوتی تو میں کبھی اس کو نہ دھوتا۔اس سے معلوم ہوا کہ ایسا شخص کہ جس میں اتنی بے نفسی ہے وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔پھر وہ مسلمان ہو گیا۔(ملفوظات جلد 3 صفحہ 370-371 جدید ایڈیشن)

دیکھیں کیا کیا مثالیں ہیں جو ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نمونے میں دکھائیں۔

پھر جب کثرت سے وفود آنے لگے تو ان کی مہمان نوازی کا بھی آپؐ اہتمام فرماتے تھے۔اس طرح کہ ایک وفد کو آپؐ نے انصار کے سپرد کیا اور فرمایا ان کا خیال رکھنا اور اچھی طرح مہمان نوازی کرنا اور پھر اگلے دن اس وفد کے افراد سے پوچھا کہ تمہارے بھائیوں نے تمہاری صحیح طرح مہمان نوازی کی ہے؟ سب نے کہا کہ واقعی انہوں نے مہمان نوازی کا حق ادا کر دیا ہے اور بہترین بھائی ثابت ہوئے ہیں۔انہوں نے ہمارے لئے عمدہ کھانے کا انتظام کیا اور ہمارے لئے نرم بستر بچھائے پھر ہمیں قرآن و سنت کی باتیں بھی سکھائیں۔اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔

تو جیسا کہ پہلے حدیث میں ذکر آ چکا ہے کہ آپ مہمانوں کی ظاہری مہمان نوازی کے ساتھ ان کی روحانی تربیت کی طرف بھی توجہ دیا کرتے تھے۔اور یہی کچھ آپؐ نے صحابہ کو سکھایا تھا۔جیسا کہ اس میں ذکر آتا ہے کہ صبح نماز کے وقت آپؐ نے نماز کے لئے جگایا۔تو اسی اسوہ پر عمل کرتے ہوئے صحابہ بھی اپنے مہمانوں کی مادی اور روحانی دونوں غذاؤں کا خیال رکھا کرتے تھے۔پھر آپؐ نے ایک وفد کی خود مہمان نوازی اپنے ہاتھوں سے کی۔صرف اس لئے کہ فرمایا کہ ابتدائے اسلام میں جب مجبور اور مظلوم مسلمانوں پر مکہ میں زیادتیاں ہو رہی تھیں تو ان کے ہم قوموں نے اس وقت مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا تھا۔غرض ہر موقع پر آپؐ اس تلاش میں ہوتے تھے کہ کس طرح مہمان کی خدمت کا موقع ہاتھ آئے اور یہی نصیحت آپ صحابہ کو فرمایا کرتے تھے۔اپنے عمل کے ساتھ اپنی امت کو بھی یہی اسلوب آپؐ نے سکھائے اور نصیحت فرمائی، ترغیب دلوائی۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری سنت میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میزبان جس کے گھر مہمان آیا ہو اعزاز و تکریم کے ارادے سے، اس نیت سے کہ اس نے مہمان کو عزت دینی ہے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازے تک الوداع کہنے کے لئے آئے۔تو الوداع کہنے کے لئے باہر چھوڑنے کے لئے آپؐ باہر دروازے تک آیا کرتے تھے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، آپؐ نے فرمایا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔اور جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے چاہئے کہ وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔(صحیح مسلم کتاب الایمان باب الحث علی اکرام الجار)

تو مہمان نوازی بھی ایمان کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے۔ایک دوسری روایت میں آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ مہمان کا جائز حق ادا کرو۔اور جائز حق کے بارے میں فرمایا کہ کم از کم ایک دن اور رات کی مہمان نوازی ہے۔ویسے تو فرمایا کہ تین دن کی مہمان نوازی ہے۔

پھر آپ کے اس اُسوہ اور نصیحتوں کا یہ اثر تھا کہ صحابہ نے، مردوں نے بھی، عورتوں نے بھی اپنے اور اپنے بچوں کے پیٹ کاٹ کر، بھوکا رہ کر اور بچوں کو بھوکا رکھ کر اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کے حق ادا کئے۔اور اسی طرح کی ایک اعلیٰ مثال روایت میں یوں ملتی ہے۔حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک مسافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔آپؐ نے گھر کہلا بھیجا کہ مہمان کے لئے کھانا بھجواؤ۔جواب آیا کہ پانی کے سوا آج گھر میں کچھ نہیں ہے۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔اس مہمان کے کھانے کا بندوبست کون کرے گا۔ایک انصاری نے عرض کیا حضور! میں انتظام کرتا ہوں۔چنانچہ وہ گھر گیا اور اپنی بیوی سے کہا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کی خاطر مدارت کا اہتمام کرو۔بیوی نے جواباً کہا کہ گھر میں تو صرف بچوں کے کھانے کے لئے ہے۔انصاری نے کہا اچھا تم کھانا تیار کرو۔پھر چراغ جلاؤ اور جب بچوں کے کھانے کا وقت آئے تو ان کو تھپتھپا کر، بہلا کر سلا دو۔چنانچہ عورت نے کھانا تیار کیا۔چراغ جلایا اور بچوں کو بھوکا سلا دیا۔روتے روتے سو گئے۔پھر چراغ درست کرنے کے بہانے اٹھی اور جا کر چراغ بجھا دیا اور پھر دونوں مہمانوں کے ساتھ بیٹھے بظاہر کھانا کھانے کی آوازیں نکالتے اور چٹخارے لیتے رہے تا کہ مہمان سمجھے کہ میزبان بھی میرے ساتھ بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں۔اس طرح مہمان نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور وہ بھوکے سو رہے۔صبح جب وہ انصاری حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہاری رات کی تدبیر سے تو اللہ تعالیٰ بھی ہنسا۔یعنی وہ آیت نازل ہوئی کہ پاک باطن اور ایثار پیشہ مخلص اور مومن اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں۔تو دیکھیں کہ کس قدر خوبصورت معیار ہیں مہمان نوازی کے جو صحابہ نے قائم کئے۔

پھر اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر چل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی کس طرح مہمان نوازی کے معیار قائم کئے اور اس ضمن میں جماعت کو نصیحت بھی فرمائی۔اس کی کچھ جھلکیاں میں دکھاتا ہوں۔

حضورؑ نے ایک جماعت کو خطاب کر کے فرمایا:

”میرے اصول کے موافق اگر کوئی مہمان آوے اور سب و شتم تک بھی نوبت پہنچ جاوے تو اس کو گوارا کرنا چاہئے“۔یعنی سخت الفاظ بھی استعمال کرے ”کیونکہ وہ مریدوں میں تو داخل نہیں ہے“۔اگر غیر آتا ہے تو ”ہمارا کیا حق ہے کہ اس سے وہ ادب اور ارادت چاہیں جو مریدوں سے چاہتے ہیں۔یہ بھی ہم ان کا احسان سمجھتے ہیں کہ نرمی سے بات کریں“۔فرمایا کہ ”پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زیارت کرنے والے کا تیرے پر حق ہے۔مَیں سمجھتا ہوں کہ مہمان کو اگر ذرا سا بھی رنج ہو تو وہ معصیت میں داخل ہے“۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 79-80 جدید ایڈیشن)

یعنی اگر مہمان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو گناہ ہے۔کیونکہ ایسے لوگ جو ابھی احمدیت میں داخل نہیں ہوئے، ایک تو وہ احمدی نہیں، اس لحاظ سے بھی نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ویسے بھی مہمان ہیں اس لحاظ سے بھی نرمی سے پیش آنا چاہئے۔ احمدیوں کو بعض اصولوں کا پتہ ہوتا ہے۔اس لحاظ سے یہ نہیں کہ اگر احمدی ہے تو ضرور سختی سے پیش آیا جائے۔مہمان احمدی بھی ہے لیکن بعض اصول و قواعد جماعت کے ہیں، جماعت کی روایات ہیں۔ایک غیر کو تو پتہ نہیں، ایک احمدی کو پتہ ہوتا ہے۔تو اس لحاظ سے آپ نے فرمایا کہ مہمان ہونے کی حیثیت سے بھی اور غیر ہونے کی حیثیت سے بھی اس کا تم زیادہ احترام کرو۔

پھر ایک اور روایت ملتی ہے کہ: ”اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مہمان نوازی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اعلیٰ اور زندہ نمونہ ہیں۔جن لوگوں کو کثرت سے آپ کی صحبت میں رہنے کا اتفاق ہوا وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی مہمان کو (خواہ وہ سلسلہ میں داخل ہو یا نہ داخل ہو) ذرا سی بھی تکلیف حضور کو بے چین کر دیتی ہے۔مخلصین احباب کے لئے تو اور بھی آپ کی روح میں جوش اور شفقت ہوتا ہے۔اس امر کے اظہار کے لئے ہم ذیل کا ایک واقعہ درج کرتے ہیں“۔

وہ واقعہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ ”میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی شاعر لاہور پنجاب جو کہ حضرت اقدس کے ایک عاشق صادق ہیں اس پیرانہ سالی میں بھی چند دنوں سے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔آج انہوں نے رخصت چاہی جس پر حضرت اقدس نے فرمایا کہ: آپ جا کر کیا کریں گے۔یہاں ہی رہیے، اکٹھے چلیں گے۔آپ کا یہاں رہنا باعث برکت ہے۔اگر کوئی تکلیف ہو تو بتلا دو اس کا انتظام کر دیا جاوے گا“۔پھر اس کے بعد آپؑ نے عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ: چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں اور ممکن ہے کہ کسی کی ضرورت کا علم (عملے کو) نہ ہو۔اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ جس شے کی اسے ضرورت ہو وہ بلا تکلف کہہ دے۔اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے تو وہ گناہگار ہے۔ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

ہے۔ پھر حضور نے میاں ہدایت اللہ صاحب کو خصوصیت سے سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کیا کہ ان کا خیال رکھیں''۔(ملفوظات جلد 4صفحہ 79-80جدید ایڈیشن)

اسی طرح ایک دفعہ آسام سے کچھ مہمان آئے اور جب لنگر خانہ میں آ کے اترے تو لنگر خانہ کے عملے کے رویہ کی وجہ سے ناراض ہو کر اسی طرح اسی ٹانگے پہ بیٹھ کے واپس چلے گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب پتہ لگا تو آپؑ بڑے ناراض ہوئے کہ کیوں ایسی صورت پیدا ہوئی۔ اور فوری طور پر اس طرح کہ جوتے پہننا بھی مشکل تھا جلدی جلدی جوتے پہنے اور ان کے پیچھے تیز تیز قدموں سے گئے حالانکہ وہ تانگے پر تھے دور نکل چکے تھے لیکن آپؑ پیدل ان کے پیچھے پیچھے گئے اور روایت میں آتا ہے کہ نہر پہ پہنچ کے آپ نے ان کو وہاں روک لیا اور پھر ان کو واپس لے کر آئے۔ پھر مہمانوں کو کہا کہ آپ ٹانگے پر بیٹھ کر چلیں میں پیدل چلتا ہوں۔ بہر حال اس خُلق کو دیکھ کر مہمان بھی شرمندہ تھے۔ وہ شرمندگی سے کہیں، نہیں حضور ہم تو نہیں بیٹھیں گے ساتھ ہی چلے۔ پھر بہر حال واپس قادیان آئے، لنگر میں آ کے آپؑ نے خود سامان اتارنے کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن کیونکہ کارکنان کو شرمندگی کا احساس تھا انہوں نے فوری طور پر آگے بڑھ کر سامان اتارا۔ تو پھر ان لوگوں کی خوراک کے بارے میں کیونکہ یہ آسام کے لوگ تھے خاص خوراک کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتظام فرمایا۔

ایک روایت حضرت مفتی محمد صادق صاحبؓ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں لاہور سے قادیان آیا ہوا تھا۔ غالباً 1897ء یا 1898ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت صاحب نے مسجد مبارک میں بٹھایا جو کہ اس وقت ایک چھوٹی سی جگہ تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھئے میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے۔ میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھیج دیں گے۔ مگر چند منٹ کے بعد جبکہ کھڑکی کھلی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سینی اٹھائے ہوئے (طشتری اٹھائے ہوئے، ٹرے اٹھائے ہوئے) میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھائیے میں پانی لاتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے کہ جب حضرت ہمارے مقتداء اور پیشوا ہو کر ہمارے لئے یہ خدمت کرتے ہیں تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہئے۔

پھر ایک دفعہ جب مہمانوں کی زیادتی کی وجہ سے بستر بہت کم ہو گئے تو اپنے گھر میں جو آخری رضائی تھی وہ بھی مہمانوں کو دے دی اور خود ساری رات تکلیف میں گزاری تا کہ مہمانوں کو تکلیف نہ ہو۔ پھر ایک دفعہ مہمان نوازی کے بارے میں ذکر ہوا تو فرمایا کہ:

''میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو۔ بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔ اس سے پیشتر میں نے یہ انتظام کیا ہوا تھا کہ خود بھی مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتا تھا۔ مگر جب سے بیماری نے ترقی کی اور پرہیزی کھانا کھانا پڑا تو پھر وہ التزام نہ رہا۔ ساتھ ہی مہمانوں کی کثرت اس قدر ہوگئی کہ جگہ کافی نہ ہوتی تھی اس لئے بمجبوری علیحدگی ہوئی۔ ہماری طرف سے ہر ایک کو اجازت ہے کہ اپنی تکلیف کو پیش کر دیا کرے۔ بعض لوگ بیمار ہوتے ہیں ان کے لئے الگ کھانے کا انتظام ہو سکتا ہے۔ (ملفوظات جلد 3صفحہ 292جدید ایڈیشن)

ایک دفعہ آپ نے جب مہمان بہت سارے آئے ہوئے تھے میاں نجم الدین صاحب کو لنگر خانے کے انچارج تھے، فرمایا، تاکید کی کہ: ''دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو اور بعض کو نہیں۔ اس لئے مناسب یہ ہے کہ سب کو واجب الاکرام جان کر تواضع کرو۔ سردی کا موسم ہے چائے پلاؤ اور تکلیف کسی کو نہ ہو۔ تم پر میرا حسن ظن ہے کہ مہمانوں کو آرام دیتے ہو۔ ان سب کی خوب خدمت کرو۔ اگر کسی کو گھر یا مکان میں سردی ہو تو لکڑی یا کوئلہ کا انتظام کر دو''۔

(ملفوظات جلد 3صفحہ 492جدید ایڈیشن)

تو دیکھیں کس طرح مہمانوں کی خدمت کی نصیحت فرمائی۔ خدا کرے کہ حضرت مسیح موعودؑ کا یہ حسن ظن جو آپ نے اپنے کارکنوں اور مہمان نوازی کرنے والوں سے اس وقت بھی کیا تھا آج بھی وہ قائم رہے اور ہمیشہ قائم رہے۔ یہ اُسوہ حسنہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہمان نوازی کا ہمارے سامنے رکھا اور جس طرح آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو اس طرف توجہ دلائی، اپنی امت کو اس طرف توجہ دلائی اور جس کی مثالیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے قائم فرمائیں یہ اس لئے ہیں کہ ہم بھی اپنے مہمانوں کی مہمان نوازی کے اُسی طرح حق ادا کرنے والے ہوں۔ اسی طرح جو ہمارے سامنے مثالیں جو قائم کی گئی تھیں۔

اگلے جمعہ سے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ باہر سے مہمان ہمیشہ آتے ہیں۔ اب بھی انشاء اللہ آئیں گے۔ U.K. سے مختلف جگہوں سے بھی آئیں گے۔ بلکہ بیرونی ممالک کے اکثر مہمان تو آنے بھی شروع ہو گئے ہیں۔ بہت سے ہیں جو اپنے عزیزوں کے ہاں ٹھہرے ہوں گے۔ جو تو قریبی عزیز ہیں وہ تو اپنے مہمانوں کی، والدین کی، بھائیوں کی خدمت کرتے ہیں اور کرنی چاہئے۔ مہمان نوازی کے حق ادا کرنے چاہئیں۔ دور سے لوگ آتے ہیں۔ لیکن بعض دفعہ یہ بھی ہے کہ کوئی واقف کار یا عزیز یا کسی تعارف کی وجہ سے وہ کسی کے گھر ٹھہر گیا ہے تو ہمیشہ کی طرح اپنی روایات کو قائم رکھتے ہوئے ان کی مہمان نوازی کے پورے حق ادا کریں۔ اور اس طرح بعض لوگ ہیں جو جماعتی انتظام کے تحت ٹھہرے ہوئے ہیں اور جماعت کا جو انتظام ہے یہ عارضی کارکنان کے سپرد ہوتا ہے۔ اس لئے بعض دفعہ یوں بھی ہو جاتا ہے کہ نئے آنے والے اور ناتجربہ کار معاونین (کیونکہ نئے شامل ہوتے رہتے ہیں، بعض دفعہ ڈیوٹیاں بدلتی رہتی ہیں)۔ وہ مہمان نوازی کے حق کو پوری طرح سمجھ نہیں سکتے۔ اس لئے ان پر بھی منتظمین کی نظر رہنی چاہئے کہ کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو مہمان کی دل آزاری کا باعث ہو، اس کی کسی تکلیف کا باعث ہو۔ اور جو اپنے گھروں میں مہمان رکھنے والے ہیں وہ بھی اور جماعتی انتظام کے تحت جو مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں وہ بھی اس بات کا خیال رکھیں کہ کبھی کوئی ایسی بات نہ ہو جو کسی مہمان کے لئے تکلیف کا یا دل دکھانے کا باعث بنے۔ برطانیہ کے مقامی لوگ جو جلسے پر آئیں گے دو تین دن کے لئے ٹھہریں گے۔ جلسہ سننے کے بعد چلے جائیں گے۔ لیکن باہر سے آنے والے جو خرچ کر کے آتے ہیں ان میں سے بہت سارے ایسے ہیں جن کو بڑی مشکل سے ویزے ملے اور خرچ کر کے آتے ہیں۔ اس لئے کم از کم پندرہ دن تو ان کو ٹھہرنے کا حق ہے اور پندرہ دن ان کی مہمان نوازی بھی کرنی چاہئے اور کی جاتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ جو گھروں میں ٹھہرے ہوتے ہیں اگر ان کو دقت ہو کہ اتنا لمبا عرصہ مہمان نوازی نہیں کر سکتے تو ان کو چاہئے کہ جماعتی انتظام کے تحت پھر ان کو جماعت کے سپرد کر دیں تا کہ پندرہ دن تک مہمان نوازی کی جا سکے۔

امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ کی طرح تمام کارکنان جلسے کے انتظامات میں پوری دلچسپی سے حصہ لیں گے۔ اور مہمانوں کے حق بھی ادا کریں گے۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حسن ظن ہے۔ یہ حسن ظن ہمیشہ جماعت کے کارکنان کا ایک نشان بنا رہے گا۔ اس دفعہ کیونکہ جلسہ کہیں اور ہو رہا ہے، دو جگہ کی تقسیم کی وجہ سے کچھ مہمان ایک جگہ ٹھہریں گے کچھ مہمان دوسری جگہ ٹھہریں گے۔ بعض شعبوں پر زیادہ ذمہ داریاں پڑ جائیں گی تو اس لئے بھی اپنے آپ کو، کارکنوں کو ذہنی طور پر تیار کرنا چاہئے کہ اس دفعہ ڈیوٹیاں زیادہ توجہ سے دینی ہوں گی۔ اور ہو سکتا ہے زیادہ وقت کے لئے دینی پڑیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ ہم خدا تعالیٰ کی خاطر آنے والے ان مہمانوں کی صحیح طرح مہمان نوازی کر سکیں۔ اللہ سب کو توفیق دے۔

❀❀❀❀❀❀❀

114واں جلسہ سالانہ قادیان

2005 مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 114ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2005 (بروز سوموار۔ منگل وار۔ بدھوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت** :: اسی طرح جماعتہائے احمدیہ بھارت کی 17ویں مجلس مشاورت حضور انور کی منظوری سے جلسہ سالانہ کے معاً بعد مورخہ 29 دسمبر 2005ء (بروز جمعرات) کو منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

بقیہ : دورہ کینیڈا حضور انور از صفحہ نمبر 16

میں زیادہ خدام کو شامل کریں۔

مہتمم صنعت وتجارت کے کام کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔

مہتمم تربیت برائے نومبائعین سے حضور انور نے نومبائعین کی تعداد اور ان سے رابطوں اور ان کی تربیت کے بارہ میں تفصیل سے جائزہ لیا اور اس سلسلہ میں ہدایات دیں۔ حضور انور نے فرمایا جن سے ابھی آپ کے رابطے نہیں ہوئے ان سے رابطے بحال کریں اور ان کو باقاعدہ اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

مہتمم تربیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جن خدام سے آپ کا رابطہ اور تعلق نہیں ہے ان سے رابطہ کرنے کے لئے پلان بنائیں۔ فرمایا ان خدام کا data اکٹھا کریں جو مسجد نہیں آتے اور رابطہ نہیں رکھتے۔ فرمایا اس طرح خدام کو اپنے قریب کر کے ساتھ ملائیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ خدام کو مسجد میں لانے کے لئے Attraction مہیا کریں۔ اس پر حضور انور کو بتایا گیا کہ ملک میں کل ۶۰ جماعتیں ہیں اور چالیس میں باقاعدہ جماعتی سنٹرز موجود ہیں۔ جہاں کھیلوں وغیرہ کے پروگرام رکھے جاتے ہیں۔

مہتمم تعلیم کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام الاحمدیہ پاکستان کا جو سلیبس ہے وہ منگوا کر اس کا انگریزی ترجمہ کریں اور پھر اس پر عمل کریں۔

مہتمم عمومی کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جہاں ہمارے سنٹرز اور مساجد ہیں وہاں جمعہ کی نماز وغیرہ میں حفاظت کی ڈیوٹیاں ہونی چاہئیں۔

مہتمم اشاعت نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ خدام الاحمدیہ کے ماہانہ رسالہ کے علاوہ مختلف امور پر اخبارات کو ۹۰ خطوط لکھے گئے جن میں سے چالیس خطوط شائع ہوئے۔ اس طرح ہم اسلام پر اعتراضات کا میڈیا میں جواب دے رہے ہیں۔

حضور انور نے خدام کے چندوں اور بجٹ کا بھی جائزہ لیا۔ حضور انور نے خدام کے تبلیغی پروگراموں کا بھی جائزہ لیا اور اس بارہ میں شعبہ تبلیغ کو ہدایات دیں۔ مہتمم امور طلبا کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ سکول، کالجز اور یونیورسٹی میں جانے والے خدام کی باقاعدہ آپ کے پاس لسٹیں ہونی چاہئیں۔ فرمایا اس کو آرگنائز کریں۔ حضور انور نے مہتمم وقار عمل کو مساجد ومشن ہاؤسز کی صفائی کی طرف توجہ دلائی۔

مہتمم تحریک جدید کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو خدام اس وقت چندہ تحریک جدید دے رہے ہیں آپ ان کی تعداد کو دوگنا کر سکتے ہیں۔ اس طرف توجہ دیں۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یو ایس اے کے تمام ممبران موصی ہیں۔ اس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔

حضور انور نے مہتمم تعلیم کے کام کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ مہتمم تعلیم نے بتایا کہ ہمارے خدام میں سے پچاس فیصد طلباء ہیں۔ حضور انور ان کے لئے کوئی نصیحت فرمائیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میرے خطبات طلباء کے لئے گائیڈنس ہیں۔

آخر پر حضور انور نے مجلس عاملہ کے ممبران کو فرمایا کہ اپنی مجالس میں تبلیغ کے لئے گروپس بنائیں جو شہروں سے باہر دیہاتوں میں تبلیغ کے لئے جائیں۔ نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ یہ میٹنگ ایک بج کر ۲۵ منٹ پر ختم ہوئی۔

اس کے بعد حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ کینیڈا، لوکل مجلس عاملہ وینکوور، مبلغین سلسلہ کینیڈا اور مبلغین سلسلہ USA کے ساتھ میٹنگ

چار بجے سہ پہر نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کینیڈا، لوکل مجلس عاملہ جماعت وینکوور، مبلغین سلسلہ کینیڈا و مبلغین سلسلہ یو ایس اے کی ایک اجتماعی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ہوئی۔ حضور انور نے بعض اہم امور کا ذکر کر کے توجہ دلائی اور ضروری نصائح فرمائیں۔

چار بج کر ۴۵ منٹ پر مبلغین سلسلہ یو ایس اے کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ منعقد ہوئی۔ حضور انور نے باری باری تمام مبلغین سے اُنکے علاقوں، جماعتوں اور ان کی روزمرہ کی مصروفیات، کام اور پروگراموں کے بارہ میں تفصیل سے دریافت فرمایا۔ تبلیغی پروگراموں اور احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کے لئے پروگراموں کا جائزہ لے کر اس بارہ میں مبلغین کو تفصیلی ہدایات دیں۔

حضور انور نے گزشتہ دس سالوں کے نومبائعین اور ان سے رابطوں کا جائزہ لیا۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو بیعت کرتے ہیں مبلغین ان سے مستقل رابطہ رکھیں۔ فرمایا یہ نہیں ہونا چاہئے کہ وقتی طور پر جو جوش ہوتا ہے اور ماحول کا اثر ہوتا ہے اس میں تو نئے آنے والے سے رابطہ رہا اور بعد میں بھول گئے۔ فرمایا۔ مبلغین کا کام ہے کہ دعاؤں کے ساتھ ان کو سنبھالیں اور اپنے نوافل ان لوگوں کے لئے رکھ لیا کریں۔ فرمایا اگر مبلغین کا رویہ اچھا ہو، اچھا نمونہ اور رابطہ ہو تو بہت سے لوگ رہ جاتے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو لوگ پیچھے ہٹے ہوئے ہیں ان سب سے رابطہ کریں۔ انفرادی رابطے کریں ان کے گھروں میں جائیں ان سے ملیں۔ اس طرح ان کو اپنے ساتھ ملائیں۔

تبلیغ کے ضمن میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ خدام، انصار اور لجنہ کو مشورہ دیں کہ وہ اپنی ٹیمیں بنائیں اور شہروں سے باہر نکل کر چھوٹی جگہوں پر جائیں، دیہاتوں میں جائیں اور وہاں تبلیغی رابطے کریں۔ فرمایا بوڑھے لوگوں سے رابطہ کریں۔ اور ان کو تبلیغ کریں۔ فرمایا: جو چھوٹے چھوٹے گاؤں ہیں وہاں تبلیغی رابطے زیادہ مؤثر ہوتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ تبلیغ کے لئے صرف Table Talk کافی نہیں بلکہ بعد میں مسلسل رابطہ رہنا چاہئے۔

حضور نے مبلغین سے مساجد میں نمازوں کی حاضری اور جماعتوں میں ان کے دوروں کا بھی جائزہ لیا۔ اور اس بارہ میں ہدایات دیں۔ حضور انور نے نماز جمعہ کے بارہ میں ہدایت دی کہ اپنے ریجن کی جماعتوں میں باری باری نماز جمعہ ادا کریں۔

حضور انور نے مبلغین کو مطالعہ کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا دوسری کتب کے مطالعہ کے ساتھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب ضرور آپ کے زیر مطالعہ رہنی چاہئیں۔

حضور انور نے ایم ٹی اے کا بھی جائزہ لیا کہ کتنے فیصد احباب اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔ اس بارہ میں بھی ہدایات دیں۔ حضور انور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ جو لوگ مسجد نہیں آتے، جہاں ان کے گھروں کے وزٹ کر کے ان کو مسجد میں لانے کی کوشش کریں وہاں یہ بھی کوشش کریں کہ ان کے بیوی بچے آجایا کریں۔ فرمایا ان میں یہ روح پیدا کریں کہ کم از کم مہینہ میں دو تین دفعہ ضرور مسجد آیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ مبلغین کو سوچنا چاہئے کہ کس طرح انہوں نے تبلیغ کے لئے نئے راستے نکالنے ہیں۔ فرمایا جو احمدی عمر رسیدہ ہیں اور فارغ ہیں ان کو تبلیغ کے کام پر لگائیں اور باقاعدہ انتظام کے تحت چھوٹے شہروں میں بھجوائیں۔

حضور نے فرمایا: عورتوں میں مذہبی رجحان مردوں کی نسبت زیادہ ہوتا ہے۔ جو عورتیں فارغ ہیں وہ عورتوں سے رابطے کریں اور انہیں تبلیغ کریں۔ فرمایا بہرحال نئی راہیں سوچیں، راہیں تلاش کریں۔ سب جگہ ایک تعارف جماعت کا ہو جانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مختلف انتظامی امور کے بارہ میں بھی ہدایات دیں۔ مبلغین کے ساتھ یہ میٹنگ پونے چھ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب USA نے حضور انور کے ساتھ دفتری ملاقات کی۔

کمپیوٹر ٹیم USA کے ساتھ میٹنگ

چھ بجے "کمپیوٹر ٹیم USA" کے ممبران کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ انہوں نے مختلف انتظامی امور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کر کے ہدایات لیں۔

حضور انور نے ممبران کو ہدایت فرمائی کہ آپ کی ٹیلی کانفرنس یا ویڈیو کانفرنس کے ذریعہ اتنی زیادہ میٹنگز نہ ہوں کہ ممبران گھر میں ہی بیٹھے رہیں۔ وقفہ سے بعض میٹنگز ایک جگہ اکٹھے ہو کر بھی ہونی چاہئیں۔

حضور انور نے ان کو افریقہ اور بعض دوسرے غریب ممالک میں کام کرنے سے متعلق بھی تفصیلی ہدایات دیں۔ چھ بج کر چالیس منٹ پر یہ میٹنگ ختم ہوئی۔

ہیومینیٹی فرسٹ USA کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد 'ہیومینیٹی فرسٹ۔ یو ایس اے' کی میٹنگ حضور انور کے ساتھ شروع ہوئی۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے چیئرمین نے انڈونیشیا، گیانا اور لائبیریا میں اپنے کام کی رپورٹ حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور انور نے کام کو وسعت دینے کے بارہ میں ان کو تفصیل سے ہدایات دیں اور رہنمائی فرمائی۔ حضور انور نے فرمایا کہ لائبیریا میں یہ جائزہ لیں کہ آپ کس طرح احمدی کسانوں کی مدد کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے قدموں پر کھڑے ہو جائیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ نے انڈونیشیا میں جو کام شروع کیا ہوا ہے اس کو جلد پایہ تکمیل تک پہنچائیں۔

ہیومینیٹی فرسٹ کی ٹیم کے ساتھ یہ میٹنگ ساڑھے سات بجے تک جاری رہی۔

انجینئرز اور آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن کے ممبران کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد 'احمدی انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن کینیڈا' کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ اس میٹنگ میں انجینئرز اینڈ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن کینیڈا کے ۴۵ ممبران حاضر تھے۔ حضور انور نے ایک صاحب کو غانا اور بورکینا فاسو بھجوانے کی ہدایت فرمائی تاکہ وہاں جا کر کنویں کھودنے کے کام کا جائزہ لے سکیں۔

حضور انور نے پانچ انجینئرز کے ایک گروپ کو گیمبیا، غانا، بورکینا فاسو، بینن اور نائیجیریا بھجوانے کا ارشاد فرمایا۔ اور فرمایا وہاں جا کر مساجد اور مشن ہاؤسز نیز دوسرے جماعتی کاموں کے لئے عمارتوں وغیرہ کی تعمیر کے کام کا جائزہ لیں۔ نیز فرمایا ایسی ہی ایک ٹیم تینوں ایسٹ افریقن ممالک کینیا، تنزانیہ اور یوگنڈا بھجوائیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ سارا کام یورپین چیپٹر کے ساتھ Co-Ordination کر کے کریں۔ یہ میٹنگ آٹھ بجے تک جاری رہی۔

فیملی ملاقاتیں

اس میٹنگ کے اختتام پر ملاقاتیں شروع ہوئیں جو رات ساڑھے دس بجے تک جاری رہیں۔ کینیڈا کی جماعتوں، ویسٹن نارتھ، ویسٹن ساؤتھ، پیس ولیج، Mississauga, Vaughan، بریمپٹن، مالٹن، سکاربرو اور Brantford کے علاوہ امریکہ، ٹرینیڈاڈ، ساؤتھ افریقہ اور UAE سے آنے والی بعض فیملیز نے بھی حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اس روز ۵۸ فیملیز کے ۲۷۷ افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

۲۸ جون ۲۰۰۵ء بروز منگل:

صبح چار بج کر ۴۵ منٹ پر نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر پڑھائی۔

صبح دس بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد ساڑھے دس بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو پونے دو بجے تک جاری رہیں۔ آج کینیڈا کی درج جماعتوں ٹورانٹو، Peace Village، Brampton، Mississauga, Vaughan, Weston North, Malton, Durham, Toronto East اور نیوفاؤنڈلینڈ کے علاوہ پاکستان، امریکہ اور ٹرینیڈاڈ سے آنے والی فیملیز نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل ہوا۔ اس طرح کل ۶۰ فیملیز کے 321 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Ahmadiyya Abode of Peace میں مکرم سید طارق احمد شاہ صاحب کے ہاں دوپہر کے کھانے پر تشریف لے گئے۔ مکرم سید طارق احمد صاحب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے برادر نسبتی اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کے چھوٹے بھائی ہیں۔ Ahmadiyya Abode of Peace کی چودہ منازل ہیں اور اس میں 166 اپارٹمنٹس ہیں اور 160 احمدی خاندان آباد ہیں۔

جب حضور انور یہاں پہنچے تو احباب جماعت نے حضور انور کا پرجوش استقبال کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ بچے اور بچیاں استقبالیہ گیت پڑھ رہے تھے۔ اس عمارت کو جھنڈیوں اور محرابی دروازوں سے سجایا گیا تھا۔ عمارت کے باہر بیرونی ایریا میں احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد جمع تھی۔ جبکہ چودہ منازل تک عمارت کی بالکونیوں میں مختلف فیملیز کھڑی اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی تھیں اور تصاویر بھی کھینچ رہی تھیں اور ویڈیو بھی بنا رہی تھیں۔ ایک ساتھ زمین سے بھی اور پھر مختلف بلندیوں سے حضور انور کے استقبال کا نظارہ اپنی نوعیت کا منفرد نظارہ تھا۔

حضور انور نے شام ساڑھے آٹھ بجے تک یہاں قیام فرمایا۔ اس دوران حضور انور صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت حضرت مصلح موعودؓ کے گھر بھی کچھ دیر کے لئے تشریف لے گئے۔

حضور انور کے ساتھ آنے والے وفد کے ممبران کے کھانے کا انتظام سید طارق شاہ صاحب نے اپنے گھر کے بالمقابل محمد اسحاق خان صاحب کے گھر کیا ہوا تھا۔ یہاں سے گزرتے ہوئے حضور انور چند منٹوں کے لئے اسحاق صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ اسی طرح مکرم سید حلمی الشافعی صاحب مرحوم کی بیٹی اور داماد کے گھر بھی تشریف لے گئے۔ جب حضور انور آٹھویں منزل سے پانچویں منزل

پر صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ کے گھر تشریف لے جارہے تھے تو لفٹ (Alevator) کے پاس بہت ساری بچیاں جمع ہوکر نغمات پڑھ رہی تھیں۔ خواتین بھی جمع ہوگئیں تھیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت ان سب بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

شام ساڑھے آٹھ بجے یہاں سے روانہ ہوکر پونے نو بجے حضور انور احمدیہ پیس ویلج میں اپنی رہائشگاہ پر پہنچے جہاں حضور انور نے احمدیہ پیس ویلج کی مختلف گلیوں میں پیدل سیر کی۔ اس دوران اس بستی کے مکین اپنے گھروں سے باہر نکل آئے۔ بعض فیملیز اپنی بالکونیوں میں کھڑی ہو گئیں۔ جب حضور انور ان کے گھروں کے سامنے سے گزرتے تو وہ ہاتھ لا کر حضور انور کو السلام علیکم کہتیں۔ حضور انور اپنا ہاتھ بلند کرکے ان کے سلام کا جواب دیتے نصف گھنٹہ کی سیر کے بعد سوا نو بجے حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لائے۔

9:30 بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے گئے۔

۲۹ رجون ۲۰۰۵ء بروز بدھ :

صبح نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ گیارہ بجے حضور انور مکرم انیس احمد خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کے گھر کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے۔

1:30 بجے حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔

ڈرہم کا سفر اور بیت المہدی کا معائنہ

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے ڈرہم (Durham) شہر کے لئے روانگی ہوئی۔ نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور ڈرہم پہنچے۔ جہاں ڈرہم جماعت کے احباب مرد و خواتین، بچوں بوڑھوں نے بڑے والہانہ انداز میں حضور انور کا استقبال کیا اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ بچوں اور بچیوں نے خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ مجلس عاملہ ڈرہم کے ممبران نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

ڈرھم ریجن میں پکرنگ کے علاقہ میں جماعت کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک بہت خوبصورت اور وسیع عمارت عطا ہوئی ہے۔ یہ عمارت ایک محل نما ہے اور بہت دیدہ زیب ہے۔ مکرم پروفیسر بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ ڈرہم کی فیملی نے یہ عمارت اکتوبر ۲۰۰۴ء میں نو (۹) لاکھ ڈالر میں خرید کر جماعت کو عطیہ کے طور پر پیش کی ہے۔

قریباً ۱۸ رایکڑ کا قطعہ زمین ہے جس میں ۱۳ ہزار مربع فٹ کے رقبہ پر یہ عمارت تعمیر کی گئی ہے۔ ہالینڈ سے آنے والے ایک شخص Frank Van Lieshoot (فرینک فان لی شوٹ) نے یہ عمارت تعمیر کی۔ یہ شخص معمار پیشہ تھا۔ اسے بچپن سے محل بنانے کا شوق تھا۔ اس نے ۱۸ رایکڑ کے اس قطعہ زمین پر یہ محل نما عمارت جون ۱۹۸۵ء میں تعمیر کرنی شروع کی اور اس کی تعمیر ۵ سال میں مکمل ہوئی جو ہالینڈ کے ایک محل کی طرز پر ہے۔

عمارت کا سامنے کا مین گیٹ مرکزی ہال میں کھلتا ہے جو ۱۲۰۰ مربع فٹ ہے اس ہال سے پانچ کمروں میں دروازے کھلتے ہیں۔ اس ہال کا بلکہ ساری عمارت کا رُخ قبلہ رُخ ہے۔ اس ہال کو مردوں کے لئے نماز اور میٹنگ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اس عمارت کا Living Room عورتوں کے لئے نماز اور میٹنگ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں ۱۵۰ رافراد کی گنجائش ہے۔ اس عمارت میں کل ۱۷ کمرے ہیں۔ ایک سوئمنگ پول بھی ہے۔ ایک بڑا کچن اور واش روم وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔

اس محل نما عمارت کی دیواریں ۱۹ رانچ موٹی ہیں۔ کھڑکیوں کے شیشے کا ڈیزائن ایسا ہے کہ اندر سے حرارت باہر خارج نہیں ہوتی۔ تازہ ہوا عمارت میں لانے کے لئے خاص ڈیزائن اختیار کیا گیا۔ عمارت کا ایک کمرہ مکمل ساؤنڈ پروف ہے۔ عمارت کی آرائش کے لئے Custom Trim استعمال کیا گیا ہے۔ لکڑی اور چمڑے کا نہایت مہارت سے ایسا استعمال کیا گیا ہے کہ عمارت کا اندرونہ بہت ہی خوبصورت ہو گیا ہے۔ اس عمارت میں چھ گیراج ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پہلے اس عمارت کے بیرونی حصہ کا معائنہ فرمایا۔ مقامی جماعت نے ایک چھوٹے سے حصہ میں ٹماٹر، مرچ، کوکمبر اور مکئی کے پودے لگائے ہوئے ہیں۔ حضور انور نے یہ پودے دیکھے اور اس ۱۸ رایکڑ زمین کے بارہ میں بعض امور دریافت فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے آڑو (Peach) کا ایک پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور عمارت کے اندر تشریف لے گئے اور عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ نماز والا ہال دیکھتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو محراب والا حصہ ہے وہاں محراب کا کوئی نشان بنادیں۔

حضور انور عمارت کے اس کمرہ میں بھی تشریف لے گئے جو مکمل ساؤنڈ پروف ہے۔ مقامی جماعت نے اس موقع پر حضور انور اور آنے والے تمام مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ معائنہ کے بعد حضور انور نے چائے نوش فرمائی۔

اس کے بعد حضور انور باہر تشریف لائے تو بچیاں کورس کی شکل میں خیر مقدمی، دعائیہ نغمات پیش کر رہی تھیں۔ حضور انور ان بچیوں کے پاس تشریف لے گئے اور سب کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ اس کے علاوہ اس موقع پر موجود تین صد سے زائد بچوں اور بچیوں کو بھی حضور انور نے چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ حضور انور نے بعض بڑی بچیوں کو قلم بھی عطا فرمائے۔ بچیاں اپنی ماؤں کے پاس کھڑی تھیں جب کہ بچے اپنے باپوں کے ساتھ تھے حضور انور نے خود ایک ایک کے پاس پہنچ کر چاکلیٹ دیں۔

اس کے بعد مجلس عاملہ ڈرھم کے ممبران اور جماعتی عہدیداران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور فرمایا کہ اس سنٹر کا نام ''بیت المہدی'' ہوگا۔

یہاں سے ساڑھے سات بجے حضور انور واپس پیس ویلج کے لئے روانہ ہوئے اور سوا آٹھ بجے پیس ویلج پہنچے اور پیدل سیر فرمائی۔ دوران سیر حضور انور صدر جماعت پیس ویلج ملک خالد محمود صاحب کے گھر بھی کچھ وقت کے لئے تشریف لے گئے۔ سارا پیس ویلج دلہن کی طرح سجا ہوا ہے۔ رات کو رنگ برنگی روشنیوں میں یہ سارا علاقہ جگمگاتا ہوا نظر آتا ہے۔ جب بھی حضور انور پیدل سیر کے لئے تشریف لے جاتے ہیں تو ان گھروں کے مکین حضور انور کے انتظار میں گھروں سے باہر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ چھوٹے بڑے سبھی ہاتھ بلند کرکے حضور انور کو السلام علیکم کہتے ہیں اور اپنی اس سعادت اور خوش نصیبی پر خوش ہوتے ہیں کہ ان کا پیارا آقا اپنے خدام میں اس طرح گھوم رہا ہے کہ وہ بار بار انتہائی قریب سے حضور انور کا دیدار کرتے ہیں۔ تصاویر بھی کھینچتے ہیں اور ویڈیو بھی بناتے ہیں۔

۹:۳۰ بجے حضور انور نے مسجد بیت السلام میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔

نماز جنازہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مکرمہ رضیہ بشریٰ حنیف صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحومہ میاں محمد حنیف صاحب اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تبلیغ کی اہلیہ تھیں اور عزیزم عرفان احمد صاحب اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری تربیت کی والدہ محترمہ تھیں، مرحومہ موصیہ تھیں۔ ایک روز قبل دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئیں تھیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ قاضی نذیر احمد صاحب لائلپوری کی نواسی تھیں۔ مرحومہ دعا گو، خلافت سے محبت رکھنے والی خاتون اور مثالی داعی الی اللہ تھیں۔ ان کے ذریعہ ۲۶ ر افراد کو سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ مرحومہ حلقہ ٹاؤن شپ لاہور میں دس سال تک صدر لجنہ کے فرائض سرانجام دیتی رہیں۔

اس حاضر جنازہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دس مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

(1) مکرم شیخ عزالدین صاحب (سابق امیر سُندربَن۔ بنگلہ دیش) آپ نے مورخہ 7 دسمبر 2004 کو 80 سال کی عمر میں وفات پائی۔ (2) مکرم شیخ عبدالماجد صاحب (ابن مکرم شیخ عبدالقادر صاحب سابق سوداگر مل) 3 دسمبر 2004ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پائی۔ آپ جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری اشاعت رہے۔ (3) مکرمہ آمنہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم نیک محمد خان صاحب غزنوی) آپ نے مورخہ 15 /مارچ 2005ء کو ربوہ میں وفات پائی (4) مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب (سابق امیر ضلع فیصل آباد) (5) مکرمہ بشریٰ رشید صاحبہ (اہلیہ مکرم امتیاز احمد صاحب) آپ نے 28 سال کی عمر میں فرینکفورٹ جرمنی میں وفات پائی۔ (6) مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر۔ ربوہ) آپ مورخہ 14 مارچ 2005ء کو وفات پا گئے۔ (7) مکرم ملک عزیز احمد صاحب (آف دارالنصر غربی ربوہ) آپ مورخہ 17 مارچ 2005 کو وفات پا گئے۔ (8) مکرم میجر عبداللطیف صاحب (سابق نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور) آپ مورخہ 21 مارچ 2005ء کو سی ایم ایچ لاہور میں وفات پا گئے۔ (9) مکرم قاضی محمد شفیق صاحب (صدر جماعت احمدیہ رسالپور ضلع نوشہرہ) آپ 18 فروری 2005 کو ایک حادثہ میں وفات پا گئے۔ (10) مکرمہ نذیر بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم میاں محمد یوسف صاحب مرحوم) آف دارالرحمت غربی ربوہ مورخہ 15 فروری 2005 کو بعمر 86 سال وفات پاگئیں۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

30 رجون 2005ء بروز جمعرات:

صبح چار بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق کینیڈا کے دارالحکومت آٹوا (Ottawa) کے سفر پر روانگی تھی۔ نو بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ احمدیہ پیس ویلج سے ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لئے روانہ ہوئے جہاں سے گیارہ بجے ائر کینیڈا کی فلائٹ AC448 کے ذریعہ Ottawa روانگی ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جہاز Ottawa کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا جہاں آٹوا کے صدر جماعت اور مبلغ سلسلہ کے ساتھ احباب جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا۔

پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے مکرمہ بی بی یٰسین صاحبہ اور مکرم مامون صاحب کے گھر تشریف لائے۔ ائرپورٹ سے ہی پولیس کی خصوصی گاڑیوں اور موٹر سائیکلز نے حضور انور کے قافلہ کو Escort کیا۔ یہاں گھر میں کچھ دیر قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ پرائم منسٹر کینیڈا R.H.Paul Martin سے ملنے کے لئے پارلیمنٹ ہاؤس تشریف لے گئے۔ پولیس ایسکورٹ کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ کو ایسے خاص راستوں سے لے کر گئی جن راستوں سے خاص مہمانوں کو لے جایا جاتا ہے۔

وزیراعظم کینیڈا سے ملاقات

وزیراعظم کی حضور انور کے ساتھ یہ ملاقات پارلیمنٹ بلڈنگز کے سینٹر بلاک میں وزیراعظم کے دفتر میں ہوئی۔ یہ ملاقات ڈیڑھ بجے دوپہر سے سوا دو بجے تک قریباً پون گھنٹہ جاری رہی۔

میٹنگ کے شروع میں وزیر اعظم نے حضور انور کو آٹوا آنے پر خوش آمدید کہا اور بتایا کہ جماعت کے ساتھ لمبے عرصہ سے ان کے بہت ہی اچھے تعلقات ہیں اور دو دفعہ جلسہ سالانہ پر وزارت عظمیٰ سے پہلے آکر تقریر بھی کر چکے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہماری جماعت ایک پرامن جماعت ہے اور افراد جماعت قانون کے پابند شہری ہیں لیکن اس بارہ میں آپ ہی بتا سکتے ہیں کہ یہ کس حد تک درست ہے؟ اس پر وزیراعظم نے کہا کہ جماعت احمدیہ نے ہمارے معاشرہ پر بہت ہی نیک اثر ڈالا ہے۔ نیز ہمارے ملک میں اسلام کے بارہ میں جو جہالت پائی جاتی ہے اس پہلو سے جماعت احمدیہ اسلام کی مثبت تعلیم کے بارہ میں نہایت اچھے طریق پر لوگوں کو معلومات فراہم کر رہی ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ کے معاشرہ میں صرف اسلام سے لاعلمی نہیں پائی جاتی بلکہ عمومی طور پر مذہب سے لاعلمی پائی جاتی ہے۔ پرائم منسٹر نے سوالیہ انداز میں حضور انور کی طرف دیکھا تو حضور نے فرمایا کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو پھر آپ وہ قانون پاس نہ کرتے جو آپ نے دو دن قبل پاس کیا ہے۔ حضور انور کا اشارہ ہم جنسوں کی آپس میں شادی کے قانون کی طرف تھا۔

اس کے بعد قریباً نصف گھنٹہ اسی موضوع پر بات ہوتی رہی۔ حضور انور نے بائبل، قرآن کریم اور تمام مذاہب کی تعلیم کے حوالہ سے اس قانون کو نامناسب قرار دیا اور بتایا کہ کس طرح گزشتہ زمانوں میں اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی سزا نازل ہوئی۔ پرائم منسٹر صاحب نے تفصیل سے اپنا نکتہ نظر بیان کیا اور عدالتوں کے کردار اور ان کے فیصلوں کی وجہ سے اپنی مجبوریاں بیان کیں۔ نیز کہا کہ میں رومن کیتھولک عیسائی ہوں اور میں مذہبی طور پر اس بات کے حق میں نہیں لیکن میں ذاتی عقیدے کی بنا پر کوئی فیصلہ قوم پر نہیں ٹھونس سکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں آپ کا نکتہ نظر اچھی طرح سمجھ گیا ہوں لیکن ایک مذہبی لیڈر ہونے کی حیثیت سے میں اس سے اتفاق نہیں کر سکتا۔

پرائم منسٹر صاحب نے اقلیتوں کے تحفظ کی بات بھی کی۔ حضور انور نے فرمایا: ہمیں چونکہ کینیڈا سے محبت ہے اسی محبت کی وجہ سے ہم اپنے فکر کا اظہار کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کی وجہ سے اس ملک کو کوئی نقصان نہ پہنچے۔ نیز فرمایا: اس اختلاف کی وجہ سے مجھے یہ تو حق ہے نا کہ میں کینیڈا کے اس غلط قانون کے خلاف دعا کرتا رہوں۔ جسے پرائم منسٹر نے خوب سراہا۔

آخر میں حضور انور ایدہ اللہ نے پرائم منسٹر کو ایک یادگاری شیلڈ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' بطور تحفہ پیش کی۔ آخر پر تصاویر اتاری

گئیں۔ پرائم منسٹر صاحب حضور انور کو دفتر سے باہر سیڑھیوں تک چھوڑنے آئے۔

یہاں سے حضور انور پولیس ایسکورٹ میں روانہ ہوئے اور بی بی یاسمین صاحبہ کے گھر کچھ دیر قیام کر کے دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ پھر یہاں سے سوا تین بجے آٹوا (Ottawa) کے انٹرنیشنل ائرپورٹ کی طرف روانگی ہوئی۔ پولیس کا خصوصی اسکواڈ حضور انور کے ساتھ تھا۔ ائرپورٹ پر حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لے گئے اور کچھ دیر قیام کے بعد جہاز پر سوار ہوئے۔ کینیڈا ائرلائن کی پرواز AL459 ساڑھے چار بجے ٹورانٹو کے لئے روانہ ہوئی۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ کا جہاز ٹورانٹو کے انٹرنیشنل ائرپورٹ پر اترا۔

ائرپورٹ سے روانہ ہو کر چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ احمدیہ پیس ولیج پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مرد، عورتیں اور بچے حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔ سبھی نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا اور خوشی و مسرت سے نعرے بلند کئے۔

چھ بج کر بیس منٹ پر حضور انور نے مسجد بیت الاسلام میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

ساڑھے آٹھ بجے آمین کی تقریب ہوئی جس میں کینیڈا اور امریکہ کی 60 بچیاں شامل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے باری باری تمام بچیوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔ حضور انور نے بچیوں کو نصیحت فرمائی کہ قرآن کریم کی روزانہ باقاعدگی سے تلاوت کیا کریں۔

تقریب آمین کے بعد ساڑھے نو بجے حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مکرم عبدالحلیم طیب صاحب نیشنل سیکرٹری تربیت جماعت کینیڈا کے بیٹے عزیزم عثمان حلیم ڈوگر کی دعوت ولیمہ کی تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لے گئے۔ اس تقریب کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔

یکم رجولائی 2005ء بروز جمعۃ المبارک:

صبح پونے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الاسلام ٹورانٹو میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ایک بج کر چالیس منٹ پر حضور انور احمدیہ پیس ولیج سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے روانہ ہوئے اور دو بجے انٹرنیشنل سنٹر پہنچے۔ اس سنٹر کے ہال نمبر 5 میں نماز جمعہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہ وہی سنٹر ہے جہاں قبل ازیں گزشتہ ہفتہ جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کا انعقاد ہوا تھا۔ ہال کا پہلا ایک تہائی حصہ مردوں کے لئے ریزرو کیا گیا تھا جس کے سامنے ایک چار فٹ اونچا سٹیج بنایا گیا تھا۔ حضور انور نے اس سٹیج پر ہی خطبہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

ہال کا دوسرا ایک تہائی حصہ خواتین کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ دونوں حصوں میں پروجیکشن سکرین کے ذریعہ ویڈیو پر حضور انور کا خطبہ جمعہ ساتھ ساتھ دکھایا جاتا رہا۔

ایم ٹی اے پر یہ خطبہ یہاں سے براہ راست Live نشر کیا گیا۔ آٹھ ہزار سے زائد افراد نے انٹرنیشنل سنٹر میں حضور انور کی اقتداء میں نماز جمعہ و عصر ادا کی۔ امریکہ سے بعض احباب دوبارہ لمبا سفر طے کر کے خصوصی طور پر نماز جمعہ میں شامل ہونے کے لئے پہنچے۔ حالانکہ اس سے قبل یہ احباب جلسہ سالانہ کینیڈا میں بھی شرکت کر چکے تھے۔

نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد پونے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ واپس احمدیہ پیس ولیج تشریف لے آئے۔

فیملی ملاقاتیں

ساڑھے پانچ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سوا سات بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران 31 خاندانوں کے 164 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والوں میں کینیڈا کی جماعتوں ووڈسٹن ساؤتھ، ٹورانٹو سنٹر، مسی ساگا، نارتھ یارک، ٹورانٹو ایسٹ اور بریمپٹن کے علاوہ پاکستان، امریکہ، ٹرینیڈاڈ اور آسٹریلیا سے آنے والے بعض خاندان بھی شامل تھے۔

یکم جولائی کو کینیڈا کا قومی دن منایا جاتا ہے۔ یہ تقریب 1958ء سے مختلف ناموں سے منعقد ہو رہی ہے لیکن اکتوبر 1982ء سے یہ تقریب "کینیڈا ڈے" کے نام سے منائی جا رہی ہے۔ اس دن پورے کینیڈا میں چھٹی ہوتی ہے اور کینیڈین اس کو بہت جوش و خروش سے مناتے ہیں۔ اہم عمارتوں پر کینیڈا کا قومی پرچم لہرایا جاتا ہے اور رات کو آتشبازی وغیرہ بھی کی جاتی ہے۔

"کینیڈا ڈے" کی تقریب میں شمولیت

اس سلسلہ میں ایک سادہ مگر پروقار تقریب فیفیہ مہدی پارک، پیس ولیج میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی سب سے اہم بات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بنفس نفیس شرکت تھی۔

کینیڈا کے قومی جھنڈے کی مناسبت سے سرخ و سفید کپڑے پہنے بچیاں ایک گروپ کی صورت میں اس تقریب میں موجود تھیں۔ ایک بچی نے قومی پرچم اٹھایا ہوا تھا اور ہر ایک نے سرخ رنگ کی ایک پٹی گلے میں پہنی ہوئی تھی جس پر Canada لکھا ہوا تھا۔ بچوں کا گروپ کالی پینٹ اور سفید شرٹ میں موجود تھا۔ اور اس پارک کے کھلے احاطہ میں ہزاروں کی تعداد میں احباب و خواتین اپنے آقا کے منتظر تھے۔ سوا سات بجے حضور انور اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور نے شہر کے میئر سے ہاتھ ملایا جو اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم باسل احمد نے کی جس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم مؤل منصور نے پیش کیا۔

اس کے بعد بچوں اور بچیوں نے مل کر کینیڈا کا قومی ترانہ پڑھا۔ اس کے بعد ایک بچی عزیزہ وجیہہ ریاض احمد نے تقریر کی۔ اس بچی نے کینیڈا کا تعارف کروانے کے بعد کہا کہ کینیڈا کی زمین کتنی خوش قسمت ہے کہ گزشتہ سال بھی حضور انور یہاں تشریف لائے تھے اور الحمدللہ کہ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ امسال بھی حضور انور نے کینیڈا کو برکت بخشی ہے۔ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ ہم ایک ایسے ملک میں رہ رہے ہیں جس نے ہمیں عزت دی ہے اور مذہب کی آزادی دی ہے اور ہمیں اس قابل بنایا ہے کہ ہم Peace Village اور Ahmadiyya Abode of Peace جیسی عمارت بنا سکیں۔

اس کے بعد Richmondhill کیڈٹ سکول کے تین احمدی کیڈٹ نے 32 اطفال کے ساتھ مل کر حضور انور کی خدمت میں گارڈ آف آنر پیش کیا اور مارچ پاسٹ کیا۔ اس پروگرام کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد خدام کی دو ٹیموں کے درمیان باسکٹ بال کا ایک نمائشی میچ ہوا جس میں حضور انور بھی رونق افروز رہے۔ اس میچ کے بعد خدام اور انصار پر مشتمل دو ٹیموں کے درمیان والی بال کا ایک نمائشی میچ ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جیتنے والی اور ہارنے والی دونوں ٹیموں کو میڈل عطا فرمائے۔ اس کے ساتھ ہی پونے نو بجے یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور مسجد بیت الاسلام تشریف لائے جہاں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں کینیڈا اور امریکہ کے 65 بچوں نے شرکت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ نے باری باری ہر بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور ساتھ ساتھ بچوں کو نصیحت فرمائی کہ روزانہ تلاوت قرآن کریم کیا کریں۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

دس بجے حضور انور ایدہ اللہ نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ تشریف لے گئے۔

2رجولائی 2005ء بروز ہفتہ:

صبح چار بج کر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ صبح دس بج کر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ احمدیہ پیس ولیج سے بریمپٹن (Brampton) کے لئے روانہ ہوئے۔ Peace Village سے Brampton تک کا فاصلہ 35 کلومیٹر ہے۔

گیارہ بجے حضور انور بریمپٹن پہنچے جہاں احباب جماعت بریمپٹن نے حضور انور کا استقبال کیا اور بچوں کے گروپس نے خیر مقدمی استقبالیہ نغمات پیش کئے۔ مجلس عاملہ جماعت احمدیہ بریمپٹن نے حضور انور ایدہ اللہ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

بریمپٹن میں مسجد کا سنگ بنیاد

آج پروگرام کے مطابق بریمپٹن میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے لئے حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد مبارک قادیان کی ایک اینٹ، اس مسجد کی بنیاد میں پہلی اینٹ کے طور پر نصب فرمائی اس بعد علی الترتیب درج ذیل احباب کو اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر، پرائیویٹ سیکرٹری، امیر صاحب کینیڈا، نائب امیر اول، نائب امیر دوم کینیڈا، صدر مجلس انصار اللہ کینیڈا، صدر مجلس خدام الاحمدیہ، صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا، صدر جماعت بریمپٹن، مبلغ سلسلہ جماعت بریمپٹن، چیئرمین نیشنل مسجد کمیٹی۔ علاوہ ازیں دو واقف نو بچوں عزیزم فرخ بھٹی ابن بشارت احمد بھٹی صاحب اور عزیزہ سلمہ سوسن بنت رفیع احمد فاروقی صاحب کو بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد میں حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

مسی ساگا کا دورہ

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے بعد گیارہ بج کر ۳۵ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ بریمپٹن سے مسی ساگا (Mississauga) کے لئے روانہ ہوئے۔ گیارہ بج کر ۵۰ منٹ پر حضور انور Mississauga میں جماعت کے سنٹر "بیت الحمد" پہنچے۔ اسی سنٹر میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کی عمارت بھی ہے۔ صدر جماعت احمدیہ مسی ساگا نے اپنی جماعت کے احباب کے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے صبح سے ہی جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ ان سب نے فلک شگاف نعروں کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور پارکنگ ایریا میں ہی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور پیدل چلتے ہوئے احباب جماعت کے نعروں اور سلام کا جواب دیتے ہوئے مسجد بیت الحمد اور جامعہ کی عمارت میں داخل ہوئے۔ مرد حضرات اس سنٹر کے باہر میدان میں جمع تھے جب کہ خواتین اندر مسجد کے ہال میں حضور انور کی آمد کی منتظر تھیں۔ اس موقع پر مجلس عاملہ مسی ساگا، طلباء جامعہ احمدیہ اور اساتذہ جامعہ احمدیہ نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جونہی حضور انور دروازہ سے اندر داخل ہوئے خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور انور خواتین اور بچیوں میں کچھ دیر کے لئے تشریف فرما رہے۔ اس دوران بچیاں کورس کی شکل صورت میں دعائیہ نظمیں پڑھتی رہیں۔ حضور انور نے بچیوں میں چاکلیٹ بھی تقسیم فرمائے۔

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا دورہ

اس کے بعد حضور انور عمارت کے اس حصہ میں تشریف لے گئے جس میں جامعہ احمدیہ کینیڈا قائم ہے۔ جامعہ احمدیہ کینیڈا کی پہلی کلاس ستمبر ۲۰۰۳ء سے شروع ہوئی تھی۔ اب ستمبر ۲۰۰۴ء سے دوسری نئی کلاس بھی شروع ہو چکی ہے۔ امسال ستمبر ۲۰۰۵ء سے انشاء اللہ العزیز تیسری کلاس بھی شروع ہوگی۔

حضور انور جامعہ احمدیہ کے لائبریری ہال میں تشریف لائے۔ جہاں جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ حضور انور کی آمد کے منتظر تھے۔

حضور انور کی آمد کے ساتھ استقبالیہ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد جامعہ احمدی کے ساتھ طلباء نے سات مختلف زبانوں، انگلش، فرنچ، عربی، فارسی، جرمن، سپینش اور اردو میں حضور انور کی خدمت میں سپاس نامہ پیش کیا۔ اس سپاس نامہ کا اردو متن درج ذیل ہے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدکم اللہ تعالیٰ بروح القدس۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پیارے آقا! آج کا دن ہمارا دن ہے۔

ہم کیا ہی خوش نصیب ہیں کہ ہم میں قدرت ثانیہ کے پانچویں مظہر ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس رونق افروز ہیں۔ الحمدللہ

حضور! یہ ہمارا اللہ تعالیٰ کے سامنے عہد ہے کہ ہم پیارے آقا کے ہر ارشاد پر بدل و جان عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ہم عاجز غلام، مقدس نظام خلافت کی حفاظت کے لئے مسلسل جدوجہد کرتے رہیں گے اور اگر ضرورت پڑی تو ہم اس کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے سے ہرگز گریز نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ ہماری مدد فرمائے۔ آمین

ہم ہیں طلباء جامعہ احمدیہ کینیڈا۔ حضور کے ادنیٰ چاکر"۔

طلبہ جامعہ احمدیہ کو زرّیں نصائح

طلباء جامعہ احمدیہ کی طرف سے اس استقبالیہ ایڈریسز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

پر تشریف لائے۔حضور انور نے فرمایا کہ پہلے میں نے سوچا تھا کہ کچھ کہوں پھر بعد میں خیال آیا کہ آپ سے پوچھوں کہ گزشتہ تین سال گزارنے کے بعد آپ میں کتنی صلاحیتیں اجاگر ہوئی ہیں۔اس کے بعد حضور انور نے جامعہ احمدیہ کی اُس پہلی کلاس کے طلباء سے جو اس وقت تیسرے سال میں ہیں باری باری دریافت فرمایا۔

حضور انور نے ان طلباء سے دریافت فرمایا کہ آپ کون کون سے مضامین پڑھ رہے ہیں۔ان مضامین کی آپ کو کس حد تک سمجھ آرہی ہے۔زبانیں کون کون سی سیکھ رہے ہیں۔کس زبان میں آپ کو دلچسپی ہے۔یہ دلچسپی کس طرح پیدا ہوئی۔ایک طالب علم نے بتایا کہ حضور انور نے جب سپین کا دورہ فرمایا تھا اُس وقت سے سپینش زبان سیکھنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔پھر حضور انور نے جامعہ احمدیہ کے پرنسپل مکرم مبارک احمد نذیر صاحب سے دریافت فرمایا کہ آپ طلباء کے لئے زبانوں کا انتخاب کس طرح کرتے ہیں اور کون کون سی زبان سکھانے کا پروگرام ہے۔انہوں نے بتایا کہ اردو ،انگریزی اور عربی کے علاوہ سپینش ،فرنچ ،پرچگیز اور رشین زبان سکھانے کا پروگرام ہے اور طلباء کی دلچسپی اور رجحان کو دیکھ کر زبان سکھانے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ آپ روزانہ کتنے گھنٹے پڑھتے ہیں، جامعہ کی پڑھائی کے علاوہ کتنے گھنٹے پڑھتے ہیں۔مختلف طلباء نے مختلف اوقات بتائے۔اس پر حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ کا سارا دن مصروف گزرنا چاہئے۔کوئی وقت بھی ضائع نہیں ہونا چاہئے۔پھر حضور انور نے کھیل کے وقت کے بارہ میں دریافت فرمایا۔اور تفصیل بھی پوچھی کہ کون کون سی کھیلیں کھیلتے ہیں۔پھر حضور انور نے طلباء سے مطالعہ کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا جو روزمرّہ کا ہوم ورک ہے اور لازمی مطالعہ ہے اس کے علاوہ آپ کتنا مطالعہ کرتے ہیں۔حضور انور نے ہر طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ کون کون سی کتب اُس کے زیر مطالعہ ہیں اور روزانہ ہر طالبعلم کتنا وقت مطالعہ کو دیتا ہے۔جن میں سے بعض جماعتی دینی کتب تھیں اور بعض دوسرے موضوعات پر تھیں۔حضور انور نے تمام طلباء کو ہدایت فرمائی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی نہ کوئی کتاب ضرور آپ کے مطالعہ میں رہنی چاہئے۔دوسری کتب بے شک پڑھیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی نہ کسی کتاب کا روزانہ مطالعہ ہونا چاہئے۔رات سونے سے پہلے مطالعہ کر کے سویا کریں۔فرمایا مطالعہ ضروری ہے اس سے آپ کا علم بڑھتا ہے۔

حضور انور نے طلباء کو ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ الفضل پڑھنے کی عادت ڈالیں۔اسی طرح رسالہ ریویو آف ریلیجنز بھی پڑھا کریں۔اسی طرح پاکستان سے جماعتی رسالے خالد تشحیذ الاذہان اور انصاراللہ بھی منگوائیں اور طلباء یہ رسالے بھی پڑھا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ سائنس کے بعض رسالے ہیں۔امریکہ سے منگوالیا کریں۔طلباء کو سائنسی مضامین سے اور اس بارہ میں نئی ہونے والی تحقیقوں سے واقفیت ہونی چاہئے۔طلباء

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

کو سائنسی مضامین کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے اور نئی ایجادات اور تحقیقات سے واقفیت ہونی چاہئے۔فرمایا انٹرنیٹ پر بھی آپ کو یہ مضامین مل سکتے ہیں۔

بعض طلباء نے ذکر کیا کہ ہم "حیات نور" اور "حیات قدسی" کا مطالعہ کر رہے ہیں۔حضور انور نے فرمایا کہ یہ دونوں کتابیں جامعہ احمدیہ کے طلباء کو پڑھنی چاہئیں۔حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ جہاں صوفی قسم کے لوگ جا کر بیٹھ جائیں وہاں جماعت کا اثر ہوتا ہے۔نیک، متقی اور خدا سے تعلق ہو اور دیکھنے والوں کو نظر بھی آتا ہو۔یہی لوگ فیلڈ میں کامیاب ہوتے ہیں۔ان کا احترام ہوتا ہے ان کی بات مانی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ سے تعلق کے نتیجہ میں عاجزی پیدا ہوتی ہے نہ کہ تکبر۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپس میں گفتگو کے دوران اساتذہ پر جو تبصرہ ہوتا ہے وہ ایک حد تک چلنا چاہئے اس سے زیادہ نہیں کہ اساتذہ کا احترام اور ادب جاتا رہے۔

حضور انور نے مطالعہ کے ضمن میں فرمایا کہ جامعہ احمدیہ کی پڑھائی راستہ دکھانے والی پڑھائی ہے لیکن اس میں مزید بہتری تبھی ہوگی جب آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب زیر مطالعہ رکھیں گے۔حضور انور نے فرمایا آغاز میں کم از کم "مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریروں کی رو سے" پڑھیں اور اس میں مختلف عناوین کے تحت حوالے ہیں۔پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفسیر القرآن مختلف جلدوں میں شائع ہوئی ہے اس کا مطالعہ کریں۔پھر دوسری کتابیں شروع کریں۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کے تمام طلباء موصی ہیں۔حضور انور نے طلباء سے دریافت فرمایا کہ کیا وصیت کرنے سے قبل رسالہ الوصیت پڑھا ہے؟ فرمایا یہ ہر طالبعلم کو پڑھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا۔مرزا حنیف احمد صاحب نے "تعلیم فہم قرآن" کے نام سے حوالے اکٹھے کئے ہیں طلباء اس کا بھی مطالعہ کریں۔

حضور انور نے پرنسپل صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا طلباء کو دودھ وغیرہ دیا جاتا ہے۔اس پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ صبح وقفہ میں گیارہ بجے طلباء کو Snak وغیرہ دیا جاتا ہے۔حضور انور نے فرمایا۔جن کی یادداشت کمزور ہے ان کو بادام یا پستہ کھلائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ شیڈول اتنا مصروف نہیں ہے جتنا ہونا چاہئے ان کو نمازوں سمیت ۱۸ گھنٹے کا پروگرام بنا کر دینا چاہئے کہ چھ گھنٹے صرف ریسٹ اور آرام کے ہوں۔ان کو اتنا مصروف رکھیں کہ کچھ اور سوچنے کا موقع نہ ملے۔ان کے سپرد بعض کتب کریں کہ آپ نے یہ یہ پڑھنی ہیں اور اتنے عرصہ میں اس کا مطالعہ ختم کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا طلباء کو تفسیر کبیر کا مطالعہ کرنا چاہئے۔اس طرح عبدالرحمٰن خادم صاحب کی پاکٹ بک اور قاضی نذیر احمد صاحب کی پاکٹ بک بھی مطالعہ کرنی چاہئیں۔دونوں کا اپنا اپنا انداز ہے۔حضور انور نے فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی مجالس سوال وجواب کی کیسٹس بھی سنیں۔

ایک طالبعلم احمد تسیم یوسف زئی کو جن کا تعلق افغانستان سے ہے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی فارسی کتب کا بھی مطالعہ کریں۔اس طرح آپ کا جو فارسی زبان میں کلام ہے فارسی درثمین بھی پڑھیں۔

حضور انور نے فرمایا۔جو جنرل نالج میں اچھے ہیں وہی زیادہ کامیاب ہیں۔آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور یہ پروگرام ڈیڑھ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔طلباء کے ڈائننگ ہال میں اساتذہ اور اس موقع پر آنے والے مہمانوں کے ساتھ چائے وغیرہ کا پروگرام تھا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ وقت کے لئے اساتذہ کرام اور مہمانوں کے ساتھ تشریف فرما رہے اور چائے نوش فرمائی۔اس کے بعد حضور انور عمارت سے باہر تشریف لائے۔جہاں بیرونی

لان میں جامعہ احمدیہ کے طلباء اور اساتذہ نے حضور انور کے ساتھ ایک گروپ کی صورت میں تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔جامعہ احمدیہ کی تینوں کلاسز نے علیحدہ علیحدہ بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔علاوہ ازیں مجلس عاملہ جماعت احمدیہ Mississauga نے بھی حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد دو بجے یہاں سے Peace Village کے لئے روانگی ہوئی۔اڑھائی بجے حضور انور مسجد بیت الاسلام میں ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کے لئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرمہ ناصرہ سلطانہ صاحبہ اہلیہ مکرم غلام احمد عطاء صاحب مرحوم (سابق وکیل الزراعت) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔مرحومہ یکم جولائی کو انتقال کر گئی تھیں مرحومہ موصیہ تھیں۔مرحومہ نے اپنے پیچھے سات بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔مرحومہ ملک کلیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ کینیڈا کی خوش دامنہ تھیں۔

اس نماز جنازہ حاضر کے ساتھ حضور انور نے درج ذیل تین نماز جنازہ غائب بھی پڑھائے۔

(1) مکرم میاں عبدالرشید صاحب۔سابق نائب امیر ضلع۔میر پور آزاد کشمیر۔آپ نے 27رمئی 2005ء کو وفات پائی۔(2) مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد۔سابق مربی سلسلہ مشرقی ومغربی افریقہ واستاد جامعہ احمدیہ ربوہ۔آپ نے 24رمئی 2005ء کو بلجیم میں وفات پائی۔مرحوم موصی تھے۔(3) مکرمہ بشریٰ منیر صاحبہ اہلیہ مولانا منیر الدین احمد صاحب مربی سلسلہ (شعبہ رشتہ ناطہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔) مرحومہ نے 22رمئی 2005ء کو وفات پائی۔مرحومہ موصیہ تھیں۔

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آٹوا (Otawa) کا دورہ

پروگرام کے مطابق آج بعد سہ پہر ٹورانٹو سے Ottawa کے لئے روانگی تھی۔حضور انور ساڑھے چار بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی۔حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت پیس ولیج کی ایک بہت بڑی تعداد جمع تھی۔ٹورانٹو سے Ottawa کا فاصلہ ۵۵۰ کلومیٹر ہے۔

Ottawa کا شہر قبل ازیں (بائی ٹاؤن) By Town نامی ایک قصبہ تھا یکم جنوری ۱۸۵۵ء کو اس قصبہ کو قانونی طور پر شہر کا درجہ دے کر اس کا نام Ottawa رکھا گیا اور پھر ۳۱ر دسمبر ۱۸۵۷ء کو ملکہ وکٹوریہ نے کینیڈا کے دارالحکومت کے طور پر آٹوا شہر کا انتخاب کیا اور اب تک یہ کینیڈا کا دارالحکومت ہے۔آٹوا شہر کی ایک مشہور چیز ریڈو کنال (نہر)(Rideau Canal) ہے۔یہ خوبصورت نہر ۱۸۲۶ء سے لے کر ۱۸۳۲ء کے درمیان مکمل ہوئی۔موسم گرما میں اس نہر میں لوگ کشتی رانی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔جب کہ موسم سرما میں اس نہر کا پانی منجمد ہو جاتا ہے تو کثیر تعداد میں لوگ برف پر Skating کرتے ہیں اور میل ہا میل تک اس پر پھسلتے ہوئے جاتے ہیں۔اس شہر کی آبادی آٹھ لاکھ پینتالیس ہزار ہے۔

ساڑھے چار گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ احمدیہ مشن ہاؤس آٹوا Ottawa پہنچے جہاں صدر جماعت آٹوا، محمد اشرف سیال صاحب اور مبلغ سلسلہ محمد طارق اسلام صاحب نے عاملہ ممبران ، جماعتی عہدیداران اور احباب جماعت کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔اس موقع پر ایک بچے نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے مجلس عاملہ کے تمام ممبران اور دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

احباب جماعت آٹوا مرد وخواتین، بچے بوڑھے سبھی بے حد خوش تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا یہ Ottawa کا پہلا دورہ تھا۔ہر طرف نعرہ ہائے تکبیر بلند ہو رہے تھے اور سبھی اپنے ہاتھ ہلا ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔بچیاں رنگا رنگ کے لباس میں ملبوس استقبالیہ گیت پڑھ رہی تھیں۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سبھی کو ان کے نعروں اور سلام کا جواب دیا۔حضور انور کچھ دیر بچیوں کے پاس کھڑے رہے۔پھر مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے گئے۔Ottawa میں حضور انور کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس میں تھا۔

آٹوا (Ottawa) میں جماعت کا قیام 1968ء میں ہوا۔صوفی عزیز احمد صاحب اس جماعت کے پہلے صدر تھے۔جماعت کا موجودہ مشن ہاؤس اور عمارت ۱۹۹۱ء میں خریدی گئی۔جماعت کا یہ موجودہ مشن ہاؤس آٹوا شہر کے مشرقی حصہ Cumberland میں واقع ہے اور جماعت کی اس جائیداد کا کل رقبہ ۱۰۰ را ایکڑ ہے۔رہائشی حصہ کے علاوہ اس عمارت میں دو ہال ہیں اور آفسز ہیں۔کچن اور واش رومز وغیرہ کی سہولیات بھی حاصل ہیں۔ایک ہال کو مسجد کی شکل دی گئی ہے ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اسی ہال میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد آمین کی تقریب ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب میں شامل ہونے والے پانچ بچوں اور ایک بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

3رجولائی 2005ء بروز سوموار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیہ مشن ہاؤس Ottawa میں پڑھائی۔صبح دس بجے حضور انور نے مشن ہاؤس کے احاطہ میں پودا لگایا اور دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو دو بجے تک جاری رہیں۔اس دوران آٹوا جماعت کے ۶۰ خاندانوں کے ۲۸۴ افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ملاقاتوں کے بعد آٹوا جماعت کی مجلس عاملہ کے ممبران اور دوسرے جماعتی عہدیداروں نے حضور انور کے ساتھ اجتماعی طور پر تصاویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

سوا دو بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔دوپہر کے کھانے کا انتظام بی بی یاسمین صاحبہ و مامون صاحب نے اپنے گھر کیا تھا۔حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا مع ممبران قافلہ ان کے گھر تشریف لائے اور یہاں کچھ دیر کے لئے قیام فرمایا۔

باقی صفحہ (15) پر ملاحظہ فرمائیں

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

قدامت ادیان کا حقیقی فلسفہ

خورشید احمد پربھاکر درویش قادیان (پنجاب۔ بھارت)

بنگلہ دیش کے ایک جوان عالم دین نے سوال کیا کہ دنیا کے ہر ایک مذہب کا دعویٰ ہے کہ وہی قدیم ترین مذہب ہے اور قیامت تک کیلئے دستور العمل ہے اس پر روشنی ڈالی جائے۔

سلسلہ نبوت ورسالت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ سلسلہ دنیا کی قدیم معروف اقوام میں شریعت کے آغاز سے دنیا میں ایک زنجیر کی مربوط کڑیوں کی مانند متواتر چلتا ہوا آرہا ہے حضرت صفی اللہ سے لیکر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تک ایک لاکھ چوبیس ہزار اوتار نبی اور رسول خداوند کریم کی طرف سے مبعوث ہو چکے ہیں

(مشکوۃ المصابیح جلد ۲ صفحہ ۵۱۱ مطبع کانپور۔ یوپی۔ بھارت)

انسان فطرتاً اُسوہ حسنہ کا محتاج ہے۔ روحانی دنیا میں قدیم وجدید اقوام کے لئے ان کے اوتار اور نبی کامل اور عمدہ نمونہ تھے ایسا اسوہ نہایت لازمی اور اہم ہے جو انسانوں کی روحانی ضروریات کے پورا کرنے معاشرہ میں پاکیزہ ومطہر زندگی بسر کرنے اور عبد ومعبود میں حصول وصال الٰہی کا درمیانی وسیلہ ہوتا ہے بغیر مرشد، اوتار، رسول اور پیغمبر کے قرب اور وصل الٰہی ناممکن ہے۔

قدامت ادیان کے نقطہ نگاہ سے غور کیا جائے تو پیروان مذاہب کا دعویٰ ہے ان کا مذہب ہی قدیم ترین اور قیامت تک کیلئے دستور وراہبر ہے۔ دین زرتشت جسے

قابل عمل ہیں۔ اور قرآن مجید میں وہ تمام دائمی صداقتیں جمع ہیں جو نبیوں کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے نازل فرمائی تھیں۔ (البینہ ۳۔۴) تمام انبیاء علیھم السلام پر کامل ایمان لانا ان کی عزت وتوقیر کرنا قرآن مجید نے تمام مسلمانوں کیلئے فرض قرار دیا ہے تمام نبی اوتار اور پیغمبر نفس نبوت میں برابر ہیں۔ البتہ درجات میں تفاوت ہے۔ اور درجات خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔

مسیحیت حضرت یوحنا حواری نے گواہی دی ہے کہ:-

''ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا''

(انجیل یوحنا باب ۱ آیت ۱۔۲ - نیا عہد نامہ صفحہ 157۔1942ء امرت الیکٹرانک پریس ریلوے روڈ. لاہور، باہتمام مسٹر غلام مسیح نمبر ۱۷ گوالمنڈی اور پادری کرشنا سوامی سیکرٹری بائبل سوسائٹی انارکلی، لاہور)

مسیحی حضرات کلام سے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام مراد لیتے ہیں گویا عیسائیت کی رو سے حضرت مسیح اور مسیحیت کائنات کی پیدائش میں سب سے پہلے موجود تھے دراصل عیسائیت تورات کی باتوں کو پورا کرنے کیلئے ظہور پذیر ہوئی تھی۔ حضرت مسیح علیہ السلام محض بنی

> اسلام سب سے قدیم ترین مذہب اس لحاظ سے ہے کہ یہ دین فطرت ہے۔ اور فطرت صحیحہ ایک ہی ہے اور وہ بغیر تغیر وتبدل اور کسی خرابی کے ہمیشہ سے تازہ بتازہ ہے۔

پارسی اور مجوسی دھرم بھی کہا جاتا ہے، قدیم مذاہب میں شامل ہے ہندو سناتن دھرم کنفیوشش دھرم۔ موسیو پوٹامیہ اور مصری تہذیب بھی پرانی تہذیبیں بتائی جاتی ہیں۔

اسلام: اسلام سب سے قدیم ترین مذہب اس لحاظ سے ہے کہ یہ دین فطرت ہے۔ اور فطرت صحیحہ ایک ہی ہے اور وہ بغیر تغیر وتبدل اور کسی خرابی کے ہمیشہ سے تازہ بتازہ ہے۔

اس دین فطرت کی ابدیت کی جڑیں قرآن میں پائی جاتی ہیں روحانیات میں معنویت کی بنیاد پر حضرت خاتم النبیین ﷺ شریعت کے پہلے باوا آدم سے پہلے تھے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

''انی مکتوب عند اللہ خاتم النبیین وادم لمنجدل بین الماء والطین (مسند احمد۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۲)

''میں خدا تعالیٰ کے حضور تب سے خاتم النبیین تھا جبکہ آدم ابھی پیدائش کے مراحل میں مٹی اور پانی کے مابین کی حالت میں تھا۔ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ حضرت آدم کی پیدائش سے پہلے خاتم النبیین موجود تھے۔ لہٰذا دنیا کا سب سے قدیم ترین مذہب اسلام ہے جو سلامتی وشانتی کا مذہب اور دین فطرت ہے۔

اسلامی تعلیمات عالمگیر کامل اور قیامت تک کیلئے

اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کی طرف ہی بھیجے گئے تھے۔ اور انہوں نے یوحنا سے بپتسمہ لیا تھا۔ سو اگر کوئی قدیمی کلام تھا تو اس کا منبع تورات اور حضرت یوحنا میں پایا جانا چاہئے لیکن یہ دونوں اس معاملہ میں خاموش ہیں۔

قدامت پارسی مذہب:: ایران کے پارسیوں کا دعویٰ ہے کہ مجوسی دھرم یا دین زرتشت ہی دنیا کا قدیم ترین مذہب ہے دنیا کے دیگر ادیان اور تہذیبیں بعد کی پیداوار ہیں دوسرے یہ کہ رسالت اور نبوت تا قیامت فرزندان ایران کے ساتھ لازم ووابستہ کر دی گئی ہے۔ ان دعاوی کے بارے میں وضاحت پیش ہے۔

امر اول: پارسیوں کے قدامت کے دعوے کو محققین اور مستشرقین تسلیم نہیں کرتے۔

دوئم: ان کے دوسرے دعوے کہ نبوت ورسالت فرزندان ایران کے ساتھ وابستہ کر دی گئی ہے۔ قدرے تشریح طلب ہے جس کی وضاحت پیش ہے۔

پارسی کتب کی شہادت

پارسیوں کی قدیم کتب دو دفتروں میں منقسم ہیں۔ ژند اوستھا۔ ان دونوں کے پھر آگے دو دو حصے ہیں

گاتھا: حضرت زرتشت علیہ السلام کا قدیم الہامی کلام گاتھا ہے۔ ژند واوستھا دساتیر کہلاتی ہیں فرہنگ دساتیر میں ان کی تفصیل مرقوم ہے۔

ایرانیوں کے عروج وزوال کے بعد ان کے برے دنوں میں ریگزار عرب (مکہ) سے ایک عربی ظاہر ہوگا جس کے ظہور پر ایرانیوں کا قدیم آئین (شرعی ومعاشرتی) ان کا نظام، جبروت وحشمت تبدیل ہو جائے گا وہ لوگ حضرت ابراہیم کے بنا کردہ خانے کعبہ کو اپنا قبلہ نماز بنالیں گے ایک نیا آئین (شرعی) جس کی آیات باہم مربوط اور معنی تر ہونگی اور ایران میں ایک نیا نظام رائج ہو جائے گا پوری تفصیل دیکھئے۔

(فرہنگ دساتیر 1288ء صفحہ 86 تا 191 ساسان اوّل مہ نامہ ساسانِ اوّل۔ اور اخبار بدر قادیان مورخہ ۲۰ دسمبر ۲۰۰۱)

حضرت زرتشت علیہ السلام نے کہیں نہیں فرمایا کہ دین مجوسی قیامت تک کیلئے نافذ العمل اور دستور بنا رہے گا پس پارسیوں کا دعویٰ ان کی مقدس کتب خود ہی ردّ کر رہی ہیں۔

دوسرا دعویٰ: پارسیوں کا دوسرا دعویٰ ہے کہ:- '' نبوت ورسالت اور پیشوائی و پروہتائی فرزندانِ ایران کے لئے تا قیامت وابستہ کر دی گئی ہے '' اس کیلئے ان کے دلائل اسطرح بیان ہوئے ہیں:

1- خدا تعالیٰ نے حضرت زرتشت سے فرمایا کہ:

''اگر ماند یکدم از مہین چرخ انگیزم از کساں تو کسے وآئین وآب تُو بتُو رسانم وپیغمبری وپیشوائی از فرزندانِ تُو برنگیرم آیت ۷۷''

(فرہنگ دساتیر 1280 صفحہ 189 تا 193)

ترجمہ:- اگر زمانے میں سے ایک دن بھی باقی ہوگا تو میں تیرے (فارسی الاصل) فرزندوں میں سے کسی کو مبعوث کروں گا اور آئین اور تیری عزت وآبرو اور حشمت تجھے دوں گا اور پیغمبری اور پیشوائی تیرے فرزندوں سے نہیں اٹھاؤں گا

(فرہنگ دساتیر ساسان پنجم نامہ پنجم شت)

حضرت زرتشت کے اس وعدہ کو خدائی تائید حاصل ہے۔ اور مصلح آخر زمان کلکی اوتار احمد علیہ السلام قادیانی خادم اسلام فارسی الاصل ہیں جن کے اجداد ''سمرقند'' ایران سے ہندوستان میں آئے تھے حضرت احمد علیہ السلام کی بعثت سے حضرت زرتشت علیہ السلام کا خدائی وعدہ پورا ہوا۔ تفصیل ملاحظہ ہو:

(اخبار بدر قادیان مورخہ 7/14 ستمبر 2004 اور مورخہ 21 ستمبر 2004ء صفحہ ۷ تا)

قدامت پارسی دھرم بمقابلہ ہندو دھرم:: مجوسیوں کی کتب سے یہ امر سامنے آیا ہے کہ:-

1-'' شنکر کاس اور ویاس جی ہندوستان کے دو بزرگ عالم پارسیوں سے بحث کر کے پارسیوں کے دھرم مجوسی (آتش پرستی) کے قائل ہوگئے تھے۔ انہوں نے ہندوستان آکر پارسی مذہب کورواج دیا''

(دساتیر۔ نامہ ساسان)

آتش پرستی ہندو اور مجوسی دھرم میں قدر مشترک ہے اور بنیادی طور پر ان دونوں مذاہب کی عبادت کا آتش فروزاں لازمی حصہ ہے۔

2- ہندوستانی تاریخ میں پارسی علماء کے ہندوستان اور بحث ومباحثے کرنے کا ذکر کیا گیا ہے جیسے گوتم بدھ کا پارسیوں کے ساتھ مباحثہ اور شکست کھانا (ژند واوستھا فرودین بشت)

3- ویدوں میں حضرت زرتشت کے قدیم الہامی کلام ''گاتھا'' کا ذکر موجود ہے۔

(دیکھیں اتھروید، کانڈ ۱۵ سوفت ۶ منتر ۱۱)

اس منتر میں لفظ ''گاتھا'' موجود ہے

تبصرہ: اس منتر میں پرانم بجشا سہہ دراصل بجش ہا پرانم ہے اور بجش ہا پرانم کے معنے ہیں پورانوں کے ساتھ اور بجش ہا پارسیوں کی کتب ژند واوستھا کا ایک حصہ ہے۔

منطقی نتیجہ: ویدک عقیدہ کے مطابق وید سب سے پہلے تھے اور پوران ویدوں کے بعد کے زمانے میں بنے تھے۔ لیکن پارسیوں کی کتب ژند اوستھا میں پورانوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ گویا ژند واوستھا پورانوں سے پہلے زمانہ کی کتب ہیں۔

دوسری طرف دین زرتشت کی کتب میں ہندوؤں کے ویدوں کا ذکر نہیں ملتا۔ مگر پورانوں کا ذکر ملتا ہے اس سے دو باتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

اول: یہ کہ ویدوں کا ظہور پورانوں کے بعد کے زمانہ میں ہوا۔

دوئم: یہ کہ زرتشی مذہب اور اُن کی کتب ''گاتھائیں'' ہندو دھرم اور اُن کی کتب ویدوں سے پہلے زمانہ کا مذہب اور پہلے زمانے کی کتب ہیں۔ اور ہندو دھرم اس کے بعد کے زمانے کی پیداوار ہے۔

(استفادہ میثاق النبیین حصہ اوّل ۱۔۲۰ مصنفہ مولانا عبد الحق صاحب ودیارتھی بنارس۔ یونیورسٹی مطبع ایکسپرٹ لیتھو پرنٹنگ پریس لاہور مطبوعہ 1936)

قدامت ہندو دھرم: عربوں میں ہندوستان کا قدیم نام ''الہند'' رائج تھا شائد مسلمانوں کی ہند میں آمد پر اس کا نام ہندوستان ہوا اور اس ملک میں رہنے والوں کا نام مجموعی طور پر ہندو ٹھہرا لفظ ہندو آج سے تقریباً آٹھ سو سال پہلے تک ملتا ہے اس سے پہلے یہ لفظ نہیں ملتا۔

لفظ ہندو تو مشہور آریہ سماجی سیاسی لیڈر لالہ لاجپت رائے نے 1923ء میں رائج کیا۔ ہندو مذہب ہندو قوم اور ویدک لٹریچر کب بنے؟ کسی مستند تاریخ سے اس کا معین پتہ نہیں چلتا۔

ہندوؤں کے دعاوی:: ہندو دھرم کی قدامت کے سلسلہ میں ہندو اور علماء ہنود اور محققین ومستشرقین کے خیالات میں اختلاف وتضاد پایا جاتا ہے ملاحظہ ہو۔

1-'' جب سے پری پورن پرماتما (خدا تعالیٰ) ہے تب سے سناتن دھرم ہے جسے ایشور برہما (خالق کائنات) پر ویدوں کی شکل میں ظاہر کرتا ہے...... خدا کا ناش (بربادی) نہیں ہوتا اور نہ اس کے مذہب کا...... دنیا میں صرف ایک سناتن دھرم ہی خدا تعالیٰ کا قائم کردہ مذہب ہے جس کا نہ آغاز ہے اور نہ اختتام بلکہ وہ ہمیشہ سے ہے اور لامحدود ولا منتہیٰ''

(کتابچہ ہندو دھرم نمبر ۲ صفحہ ۱۵۷، صفحہ ۱۶۰ مصنفہ پنڈت لال چندر۔ دھنتا۔ جرنلسٹ ڈبل گولڈ میڈلسٹ شائع کردہ سناتن دھرم پرچار منڈل امرتسر پنجاب)

2- پنڈت لال چندر دھنتا صاحب موصوف اسی سلسلہ میں لکھتے ہیں۔

'' تریسٹھ نیلم سات کھرب بتیس ارب (63073200000000) سال اور اتنے ہی اور سال قیامت کا دور گذرنے کے بعد برہما جی کی عمر ایک سو سال ہوتی ہے جب یہ دونوں زمانے گذر جاتے ہیں تو دوبارہ سرشٹی (کائنات) کی تخلیق ہوتی

ہے تب یہی وید دوبارہ کائنات پیدا ہونے پر رشیوں پر ظاہر ہوتے ہیں جن پر ویدک دھرم کی بنیاد ہے"

(ہندو دھرم ۲ صفحہ ۱۲۵۔ صفحہ ۱۲۶)

کائنات کی بار ہا تخلیق اور ویدوں کے بار بار ہو بہو ظہور اور اُن کی قدامت پر زور دیتے ہوئے جناب دھنتا جی رقمطراز ہیں کہ:-

''یتھا پورب (پورو) مکلپ یت'' (سمرتی) ایشور (خدا) نے موجودہ سرشٹی (دنیا) پہلے کی طرح ہی بنائی ہے"

اس سے ظاہر ہے کہ یہ کائنات پہلے بھی کئی بار بن چکی ہے...... یہ کوئی نہیں کہ آج تک ایشور نے کتنی بار سرشٹیاں (کائنات) بنائیں اور موجودہ کائنات کتنے نمبر پر ہے اس لئے پہلی تخلیقات کے گیان (وید) کے اس دفعہ آنے میں کوئی نیا پن نہیں ہو سکتا جب ایشور ازلی ابدی ہے تو اس کا قانون The Holy Law of Vaid دھرم یا گیان بھی ازلی وابدی اور انادی ہوا" (ہندو دھرم ۲ صفحہ ۱۲۳) ان دعاوی و دلائل کا خلاصہ یہ نکلا کہ:

1 - خدا تعالیٰ ہمیشہ ہمیش سے ہے اور وید بھی ہمیشہ ہمیش سے ہیں۔

2 - ہماری موجودہ کائنات بار ہا قیامت کی آغوش میں گئی اور بار ہا یہی کائنات ہو بہو شکل میں بمع اپنی موجودہ ویدوں کے بار ہا ظہور میں آتی رہی ہے۔

محققین و منشرقین اورقدامت رگوید

رگوید چاروں ویدوں میں سے قدیم زمانے کی تصنیف مانی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں محققین اور مستشرقین یورپ وغیرہ کی تحقیقات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

پنڈت شری اویناش چندر داس جی مہاراج

1- ''ویدوں کا زمانہ ظہور کئی لاکھ سال قبل از مسیح ہے''

2- لوکانیہ گنگا دھر تلک مشہور آریہ سماجی سیاسی مذہبی لیڈر 4500 سال قبل از مسیح۔ **3**- پروفیسر میکس مولر صاحب لندن 1000 سال قبل از مسیح۔

4- ازکیسائٹ تحریرات 1760 سال

5- پروفیسر جے کوبی 4500 سال

6- ونٹرنٹر جرمن عالم 3000 سال

7- محققین یورپ:۔ ویدوں کی تصنیف مسیح صدی سے چھ ہزار سال سے زیادہ پرانی نہیں رگوید سب ویدوں سے پرانا اور قدیم ہے یہ اس زمانے کے شاعروں اور منیوں کی تصنیف ہے...... لیکن اس بارے میں کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو سکتا۔

(بھارتیہ سنسکرتی کی روپ ریکھا صفحہ 18-21 تا 23 صفحہ 33 مصنفات پنڈت رادھن شرما شاستری پروفیسر برلن یونیورسٹی۔ جرمن ایم اے سنسکرت)

پنڈت رام سرن داس بھنوت ایم اے پی ایچ ڈی شاستری۔ ہنسراج کالج نئی دہلی۔

8- سوامی دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج 1898 میں لکھتے ہیں:

''ویدوں کا زمانہ تالیف آج 1898 سے ایک ارب چھیانوے کروڑ آٹھ لاکھ باون ہزار نو سو ستانوے سال قبل کا ہے۔

(رگوید آدی بھاش بھوسکا۔ ٹائٹل پیج مطبوعہ 1998ء بکرمی سمت 1954)

سوامی دیانند جی سرسوتی کی بیان کردہ مدت

1960852997 سال پر یکم چیت 2063 بکرمی تک مزید 109 سال گذر چکے ہیں۔

یہ مدت شامل کر کے اب تک ویدوں کی تصنیف پر 1960853106 سال گذر چکے ہیں۔

سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج رگوید آدی بھاش بھومکا میں لکھتے ہیں کہ:

پروفیسر ولسن اور پروفیسر میکس مولر وغیرہ (مستشرقین) نے کہا ہے کہ وید انسان کا بنایا ہوا ہے شُرتی (وحی) نہیں۔ ویدوں کی پیدائش کو چوبیس سو۔ دو ہزار نو سو۔ تین ہزار۔ تین ہزار ایک سو۔ برس گذرے ہیں۔ یہ سب غلط سمجھنا چاہئے۔ (رگوید آدی بھاش بھومکا 49)

9- مولانا عبد الحق ودیارتھی (لاہور) بنارس یونیورسٹی:

''اتھر وید تینوں ویدوں کے بعد کے زمانے کا وید ہے۔ اس کا سب سے قدیم نسخہ سولہویں صدی عیسوی 1593ء کا برلن (جرمنی) یونیورسٹی میں ملتا ہے''

(آئینہ حق نما حصہ دوئم صفحہ ۱ مصنفہ مولانا عبدالحق صاحب)

10- بھائی پرمانند ایم اے مشہور آریہ سماجی لیڈر مجاہد آزادی

بھائی پرمانند ایم اے نے اپنی نظر بندی کے ایام میں مانڈلے رنگون (برما) میں ''گیتا کے راز'' ایک کتاب تصنیف کی اس میں وہ ویدوں کے تئیں اپنی زندگی کا نچوڑ بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ''...... ویدوں کی بھاشا (زبان) بہت مشکل ہے ان کی تفاسیر وتشریحات بھی ایسی ہی مشکل ہیں جیسے وید...... عام لوگوں کیلئے ویدوں کو سمجھنا اور ان کا مطالعہ کرنا قریباً ناممکن امر ہے وید ہمیشہ ایک ''تحقیقات کی کتاب'' کے طور پر رہے ہیں۔

(''گیتا کے راز'' (اردو) صفحہ 10.9.8 پہلی دفعہ کپور آرٹ پرنٹنگ پریس لاہور سال ندارد)

گویا وید پیچیدہ و عسیر الفہم ہونے کے سبب کسی دَور میں بھی انسانوں کے راہبر اور عوام کی بول چال و کاروبار کی زبان نہیں رہے۔ اسی مشکل کے مدنظر، نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ

''ایک وید منتر کا مطلب جاننے کیلئے رشیوں نے ہزاروں سال کا مراقبہ کیا...... وید کے بنیادی منتر (آیت) کا مطلب بغیر امدادی کتب حصص کے سہارے کے کوئی بھی سات جنم میں بھی نہیں نکال سکتا ......(ہندو دھرم ۲ صفحہ ۰ اور صفحہ ۱۲۳)

وید تین سو سے زائد مرد وزن شعراء کرام کے تصورات، تخیلات اور اوہام کا نتیجہ ہیں۔ جو اپنے طوفانی جذبات و اوہام کی سنگلاخ اور پرخار مغیلاں وادیوں میں سرگردان بھٹکتے پھرا کرتے ہیں ان میں بہت تھوڑے شاعر خدا تعالیٰ کے پیارے ہوتے ہیں۔ (سورۃ الشعراء آیات ۲۲۵۔۲۲۶)

خلاصہ محققین و مستشرقین اور ہندو علماء کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ ویدوں کا زمانہ آج سے زیادہ سے زیادہ ساڑھے چار ہزار سال قبل از مسیح ہے۔ اور باوجود کوشش بسیار کے ویدوں کا کوئی ایسا نسخہ دستیاب نہیں ہو سکا جو جب سے خدا ہے تب سے وید ہیں'' اس دعویٰ کی تائید کر سکے نیز یہ کہ وید کسی زمانہ میں بھی انسانوں کے راہبر نہیں بن سکے۔ ہزاروں سالوں کے غور وخوض کے بعد بھی کسی ایک وید منتر کا مطلب کوئی شاستری نہیں نکال سکتا۔ پس ہر ذی ہوش سمجھ سکتا ہے کہ وید ہی تا قیامت مکمل ہدایت نامہ ہیں کس قدر اپنے اندر صداقت رکھتا ہے۔

دور حاضر کے ہندو محققین ہندو علماء اور ہندو سماج اس امر پر متفق ہیں کہ چاروں ویدوں کے ابتدا ایک ہزار ایک سو گیارہ نسخے اور حصے تھے جن میں آج کل صرف ساڑھے چھ حصے دستیاب ہیں باقی ایک ہزار ایک سو ساڑھے چار حصے قوم نے ترک کر دیئے بھلا دیئے یا گم کر دیئے یا وہ سرے سے تھے ہی نہیں۔ موجودہ دستیاب نسخے خدا تعالیٰ کے مکمل گیان میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔

لیکن خدا تعالیٰ کے ہاں تو یہ 1111 حصے پورے کے پورے ''لوح محفوظ'' میں محفوظ ہوں گے۔

شری لال چندر دھنتا (امرتسر) کے مطابق ہماری اس کائنات کی بار ہا تخلیق ہوئی ہے اور بار ہا یہی ویدوں کے نامکمل ناقص اور ادھورے چھ حصے ہی ظاہر ہوتے رہے۔ غور طلب ہے کہ خدا تعالیٰ انسانوں کے ذریعہ ویدوں کے گم کردہ 1104/1/2 (گیارہ سو ساڑھے چار حصے) نئے سرے سے سرشٹی رچنے کے موقعہ پر کیوں ظاہر نہیں کرتا رہا؟ کیا پرماتما بھی وید کے پیروکاروں کی طرح بھول کا شکار ہو جاتا ہے۔ یا بھول جانے والے وید کے خیر خواہوں سے ڈر کر بے بس ہو کر ان کی بھول کا احترام کرتے ہوئے وہی پرانی پکچر نئے پرمٹ پر چالو کر دیتا ہے۔ ایسے فاسد خیالات سے خداوند کریم کی پاک ذات پر گھناؤنے اعتراضات آتے ہیں خدا کی ذات پاک ہے وہ تمام صفات حسنہ سے متصف اور منزہ عن الخطاء ہے۔ مقدس ویدوں کی تا قیامت قائم رہنے والی چند تعلیمات قرآن مجید میں جمع کر دی گئی ہیں۔

وید منتروں کی تعداد میں اختلافات

وید منتروں کی تعداد میں بیحد اختلاف اور کمی وبیشی پائی جاتی ہے۔ بطور نمونہ از خروارے

سام وید آریوں کا سام وید۔ اجمیر میں چھپا

۱۔ 1524 منتر

۲۔ سام وید از شوشنکر جی 1549 منتر

۳۔ از جیوانند ودیا ساگر 1808 منتر

۴۔ از ساتو رلکر جی 70

پنڈت ہری پرساد جی 65

(آئینہ حق نما حصہ دوئم 108 مصنفہ مولوی عبد الحق صاحب ودیارتھی بنارس یونیورسٹی (لاہور)

گویا 1808ء منتروں والا سام وید بھی اصلی اور مکمل ہے اور محض 65 منتروں والا سام وید بھی مکمل واصلی اور کامل گیان ہے۔ حالانکہ 1743 منتر الحاقی و ملاوٹی ہیں ممکن ہے۔ ویدک رشیوں پر اُن منتروں کا پرکاش نہ ہوا ہو۔

معنوی اختلافات :: کسی کتاب کے معنوں میں اختلافات کا ہونا ایک عام بات ہے ویدوں کے منتروں کے معانی میں ناقابل فہم حد تک متضاد اختلافات پائے جاتے ہیں۔ آچاریہ مہی دھر کی تفسیر یجروید بنام وید دیپ اور سوامی دیانند سرسوتی کی تفسیر یجروید میں متضاد اختلافات پائے جاتے ہیں دونوں عالم ہندو دھرم اور ہندوتو کے کٹر حامی ہیں۔

آچاریہ مہی دھر کی وید دیپ میں وید منتروں کا ترجمہ ویدوں کے شایان شان نہیں جبکہ سوامی دیانند جی کا ترجمہ شرافت کے دائرہ میں ہے۔

ملاحظہ ہو ترجمہ۔ یجروید ادھیائے 23 منتر 19 تا 30 بحوالہ رگوید آدی بھاش بھومکا 186 تا 193 مصنفہ پنڈت دیانند جی سرسوتی بانی آریہ سماج۔

دونوں علماء کے ہندی تراجم کو بھائی نہال سنگھ جی نے اردو (فارسی) میں ڈھالا ہے ہم اشاعت فواحش و شناعت کے خوف کے باعث نمونہ پیش کرنے سے بھی معذرت خواہ ہیں۔

قرآن پاک نے سچے کلام کے بارے میں یہ فارمولا بیان کیا ہے کہ

ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا( )

خدا تعالیٰ کی طرف سے آنے والے کلام میں کسی قسم کا ذرہ بھی اختلاف نہیں ہوتا۔ جبکہ غیر اللہ کے کلام میں اختلاف کثیر ہوتے ہیں۔

ویدوں کے ۱۱۱۱ نسخوں میں سے صرف چھ نسخے دنیا میں پائے جاتے ہیں وید منتروں کی تعداد میں اختلاف کثیر پایا جاتا ہے ان کے معانی میں ناقابل حد تک اختلافات موجود ہیں ویدوں کے محرف ومبدل ہونے الحاقی منتر ہونے اور ان کے کثیر حصص گم ہو جانے کے باعث سارے وید۔ اُن کا سارا گیان مشکوک ہو جاتا ہے اور ان پر عمل کرنا ایک متقی محقق اور پارسا انسان کیلئے زہر ہلاہل ہے کیونکہ وہ انسان تذبذب میں ہے کہ آیا وہ وید کے جس حکم پر عمل کر رہا ہے خدا کی طرف سے ہے بھی یا نہیں۔ جیسے شولنگ پرستی، نیوگ وغیرہ۔

آپ خود فیصلہ فرمائیں کہ ادیان موجودہ میں سے کون سا مذہب دین فطرت ہے قدیم ہے اور قیامت تک کے لئے قابل عمل ہے۔ ✡✡✡

اعلان نکاح

مورخہ ۲۰۰۵-۵-۱۷ کو مکرم مولوی مقصود احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ گجرات ابن مکرم ماسٹر رشد علی خان صاحب آف کیرنگ کا نکاح ہمراہ مکرمہ حامدہ رشد صاحبہ بنت مرحوم مقصود احمد آف بھدرک مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برق مبلغ سلسلہ بنارس نے 25500 روپے حق مہر پر بمقام بھدرک پڑھا اسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔

☆۔ مورخہ ۲۰۰۵-۵-۱۹ کو مکرم مولوی ناصر احمد صاحب زاہد مبلغ سلسلہ جے پور ابن مکرم مقصود احمد صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ مکرمہ ریشمہ خاتون صاحبہ بنت مکرم ماسٹر رشد علی خان آف کیرنگ بمقام کیرنگ مکرم مولوی اسماعیل خان صاحب مبلغ سلسلہ نے حق مہر ۲۵۵۰۰ پر پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ رشتوں کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (سید انوار الدین احمد ایم اے سونگڑا)

☆۔ عزیزہ صدیقہ شمیم سلمہا بنت مکرم محمد شمیم الدین صاحب جماعت احمدیہ برہ پورہ بھاگلپور بہار کی تقریب نکاح ورخصتانہ مورخہ 12.6.05 کو بعد نماز عشاء عمل میں آئی مکرم سید شکیل احمد صاحب ولد مکرم سید عبد الجبار صاحب مرحوم ساکن کڈرو رانچی جھارکھنڈ کے ہمراہ مبلغ ایک لاکھ ایکاون ہزار روپے حق مہر پر خاکسار نے اعلان نکاح پڑھا۔ رشتے کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ اعانت بدر ۱۰۱ روپے۔
(شیخ ہارون رشید سرکل انچارج بھاگلپور۔ بہار

تیسرا علاقائی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک

خدا تعالیٰ کے فضل سے تیسرا علاقائی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ شمالی کرناٹک مورخہ 24/25 مئی 2005ء کو ادگیر میں شاندار پیمانے پر منعقد ہوا اجتماع سے قبل خدام اطفال انصار نے مسلسل وقارعمل کر کے مسجد اور اردگرد کے علاقہ اور گراؤنڈ کی صفائی کی اجتماع کیلئے خوبصورت سٹیج تیار کیا گیا۔

محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور نائب صدر محترم طاہر احمد صاحب چیمہ کی آمد کی اطلاع ملنے پر ان کے استقبال کیلئے 23 مئی کی رات ۱ بجے خدام کا قافلہ موٹر سائیکلوں پر سوار ہو کر مسجد احمدیہ سے روانہ ہوا اور شہر سے باہر تقریباً ۵ کلومیٹر دور جا کر مہمانوں کی آمد پر پر جوش استقبال اور گل پوشی کی گئی پھر صدر مجلس کے مسجد احمدیہ پہنچنے پر خدام واطفال کے علاوہ انصار نے صدر مجلس کا استقبال کیا اور گل پوشی کی۔

مورخہ 26 مئی پہلا دن

نماز تہجد و نماز فجر اور درس القرآن سے اجتماع کا آغاز ہوا مورخہ 24 مئی بروز منگل صبح ساڑھے دس بجے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے تمام مجالس کے خدام واطفال سے ملاقات کی اس کے بعد لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اور افتتاحی دُعا کروائی جس کے بعد خدام واطفال کے ورزشی مقابلہ جات شروع ہوئے اسی طرح نماز ظہر وعصر کے بعد خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات ہوئے۔ پہلی مرتبہ نومبائعین مجالس خدام واطفال کے علمی مقابلہ جات علیحدہ کروائے گئے جس میں صرف نومبائعین شامل تھے۔ اس اجتماع میں 20 مبلغین و معلمین حضرات نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ۱۵ نومبائعین مجالس کے ۱۰۰ خدام واطفال اور پرانی مجالس جو چھ ہیں کے ۱۴۰ خدام واطفال نے شرکت کی اسی طرح صدر صاحب جماعت دیودرگ و صدر صاحب جماعت تماپور نے شرکت کی جن نومبائعین مجالس نے اس اجتماع میں شرکت کی اُن کے نام یہ ہیں۔

گولگیرہ سرکل سے باچھی مئی۔ کونال کچک نور۔ چک نابلی۔ ترکل۔ منوی۔ تیلاکونی۔ نگرگر۔ ہوڈپور۔ چتلی گولگیرہ کے تونی، ایلونہ۔ دیودرگ سرکل سے سومن ملی۔ ڈونگر کھیڈا۔ اسی طرح پرانی مجالس تماپور۔ دیودرگ۔ شاہ پور۔ شاہ آباد۔ گلبرگہ۔ بلاری شامل ہوئیں۔ دونوں دن کافی جوش وخروش سے خدام واطفال نے علمی و ورزشی مقابلوں میں حصہ لیا۔

پہلے دن ۲۴ مئی بروز منگل رات ۴۵-۸ بجے ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت محترم محمد سلیم صاحب سگری امیر جماعت یادگیر شروع ہوا آپ کے ساتھ اسٹیج پر محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت۔ نائب صدر محترم طاہر احمد صاحب چیمہ، محترم سید محمود احمد صاحب عجب شیر صدر جماعت تماپور۔ خاکسار حاجی فیروز پاشاہ قائد علاقائی کے علاوہ دو مقامی معزز مہمان شری ٹی پی چوہان تحصیلدار یادگیر اور شری مدھوسودھن مانسگل چیئرمین پی ایل ڈی بینک یادگیر موجود تھے۔

اجلاس کا آغاز محترم مولوی حفیظ احمد الہ دین صاحب سرکل انچارج گولگیرہ کی تلاوت قرآن مجید وترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد عہد خدام الاحمدیہ محترم صدر مجلس و عہد اطفال الاحمدیہ محترم نائب صدر مجلس نے دہرایا۔ ترانہ عزیزم عمران احمد سید ہادی احمد وسیم عزیزم طاہر احمد گڈے۔ عزیزم عادل احمد گڈے نے نہایت ترنم سے پیش کیا۔

بعدہ محترم ظہور احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ یادگیر نے خدام واطفال کو اپنی تربیت کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد شری ٹی پی چوہان صاحب تحصیلدار یادگیر نے اپنے مختصر خطاب میں جماعتی کاموں کو سراہا۔ نظم مکرم سید وسیم احمد صاحب وسیم نے خوش الحانی سے پڑھی دوسری تقریر محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے کی آپ نے اپنے خطاب میں نظام وصیت میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل ہونے نیز بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد خاکسار نے تمام مہمانوں اور اجتماع کو کامیاب بنانے میں بھرپور تعاون کرنے والوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد انعامات تقسیم کئے گئے۔ صدر اجلاس نے خدام واطفال کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کی اور جماعتی کاموں میں ہمیشہ حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ کے خطاب کے بعد اس اجتماع کی اختتامی دُعا ہوئی۔

دوران اجلاسات مقامی معزز مہمانوں کی خدمت میں کنڈا زبان میں جماعتی کتب وشال پیش کی گئی۔ اس اجتماع میں مہمانوں کی کل تعداد 250 تھی جس میں معلمین ومبلغین شامل ہیں ان دونوں اجلاسات میں لجنات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ ان اجلاسات کی کل حاضری ۱۰۰۰ سے زیادہ تھی جن میں نومبائعین کی تعداد ۱۰۰ تھی۔

دونوں دن خدام کے علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے اور مہمانوں کے قیام وطعام کا بہترین انتظام کیا گیا۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں مزید بہتر رنگ میں کام کرنے کی توفیق دے۔

(حاجی فیروز پاشاہ قائد علاقائی شمالی کرناٹک بلاری۔ دنعمت اللہ جینا قائد مجلس خدام الاحمدیہ یادگیر)

اعلان گمشدگی

میرا بیٹا عزیز مشہود احمد عمر قریباً 44 سال قد 5 فٹ، جو دماغی طور پر معذور ہے عرصہ اڑھائی ماہ سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی بھائی یا بہن کو اسکا کہیں پتہ چلے تو اسکی فوراً اطلاع دیں میں اپنے بچے کی گمشدگی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں

(نسیم اختر اہلیہ مکرم بشیر احمد مہار درویش قادیان)

جلسہ سالانہ یوکے 05 کے موقعہ پر جماعت احمدیہ میلا پالم کے لیل ونہار

جلسہ سالانہ یوکے 05 کے موقعہ پر تمام پروگراموں سے استفادہ کرنے کے لیے جماعت احمدیہ میلا پالم نے نہایت عمدہ انتظام کیا۔ لوکل کیبل والوں سے رابطہ کر کے جلسہ کے تین دن پروگراموں کو لوکل چینل میں نشر کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ "کرن ٹی وی" والوں نے جلسہ سالانہ یوکے کے ایک دن پہلے سے ہی ایم۔ ٹی۔ اے کی نشریات نشر کرنا شروع کر دیں جو مسلسل پانچ دن جاری رہیں۔ کیبل ٹی وی میں ایم ٹی اے نشر کئے جانے کی خبر ہم نے بذریعہ اشتہار میلا پالم میں شائع کروائی جس سے کئی لوگوں کو پروگرام نشر ہونے کی خبر ملی۔ اس اشتہار میں جماعت احمدیہ کا تعارف، اور جلسہ سالانہ یوکے۔ اور نظام خلافت کے بارہ میں خبر دی گئی تھی۔ میلا پالم میں ایک لاکھ مسلمان آباد ہیں لہٰذا ہمارے ایم ٹی اے پروگرام کو بذریعہ کیبل کئی ہزار لوگوں نے دیکھا اور سنا۔ اور کئی لوگوں نے ہمیں بتایا کہ ٹی وی میں آپکا ایم ٹی اے پروگرام ہم نے دیکھا آپ لوگوں کے بارہ میں جو غلط فہمیاں تھیں وہ دور ہو گئیں۔ ہمیں آج پتہ چلا کہ آپ لوگ اسلام کی کتنی خدمت کرنے والے ہیں۔ اور حضور پر نور ایدہ اللہ کے چہرہ مبارک کو دیکھ کر ہمارے گاؤں کے لوگوں نے بتایا کہ واقعتاً وہ ایک معصوم چہرہ ہے۔ اسطرح ہمارے بارہ میں جو علماء نے غلط پروپیگنڈہ کر رکھا تھا اور جو غلط فہمی عوام میں پائی جاتی تھی وہ دور ہو گئی۔

جلسہ کے تین دن کے تمام پروگراموں کا تامل زبان میں رواں ترجمہ کا انتظام تھا۔ احباب ومستورات نے کثیر تعداد میں شرکت کر کے استفادہ کیا۔ تمام اردو پروگراموں کا ترجمہ خاکسار نے کیا۔ اور انگریزی تقاریر اور نمائندگان کے تاثرات کا رواں ترجمہ مکرم اے ناصر احمد صاحب نے کیا۔ دارالتبلیغ کے اندر لاؤڈ سپیکر کے انتظام کے ساتھ ساتھ باہر بھی اسکا انتظام کیا گیا۔ تاکہ لوکل ٹی وی کے ذریعہ اگر کوئی دیکھ رہے ہوں تو اسکا تامل ترجمہ اردگرد کے احباب سن سکیں۔ جلسہ کے تینوں دن کا تمام پروگرام سی ڈی میں ریکارڈ کیا گیا ہے۔ بعدہ اسکے تامل ترجمہ کے ساتھ سی ڈی تیار کروا کر احباب کو سننے کے لئے دی جائے گی۔

علاوہ ازیں "کرن ٹی وی" والوں سے رابطہ کر کے یہ بھی فیصلہ ہوا کہ جلسہ سالانہ اور جماعت احمدیہ کے تعارف پر مشتمل ایک گھنٹہ کا پروگرام تیار کروا کے نشر کرنا ہے۔ تقریباً 16 سینٹر میں واقع تمام گاؤں میں یہ پروگرام نشر ہوگا۔ اسکی تیاری ہو رہی ہے۔ بجلی بند ہو جانے پر پروگرام متاثر نہ ہونے کے لئے بیٹری کا انتظام بھی تھا۔ بجلی چلی جانے پر بھی مسلسل سی ڈی ریکارڈنگ ہو رہی تھی۔ اور پروگرام کا رواں ترجمہ بھی جاری تھا۔ حاضرین کے لئے چائے اور دیگر خوردنی اشیاء کا انفرادی اور اجتماعی طور پر انتظام احباب نے اپنے ذمہ لے لیا تھا۔ اس سلسلہ میں جن احباب نے مالی معاونت کی ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

ایم ٹی اے کیبل میں نشر ہونے نیز جلسہ سالانہ یوکے کے بارہ میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے ساتھ تمام تامل روزنامہ اخبارات میں اعلان کروانے کے لئے خبر دی گئی۔ بعض اخبارات میں خبر شائع بھی ہوئی۔

حضور انور کے خطبہ جمعہ، افتتاحی خطاب۔ لجنہ سے خطاب، اختتامی خطاب وغیرہ تمام پروگراموں کا تامل میں ترجمہ کر کے تمام جماعتوں کو بھجوانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ یہ کام جلد مکمل ہو نیز احباب جماعت اس سے کماحقہ استفادہ کریں۔

(مزمل احمد مبلغ سلسلہ میلا پالم)

سرزمین برطانیہ میں 1208 ایکڑ رقبہ پر مشتمل وسیع پلاٹ کی خرید

الہام الٰہی "وَسِّعْ مَکَانَکَ" کا ایک اور شاندار ظہور

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ اس نے عالمگیر جماعت احمدیہ مسلمہ کو سرزمین برطانیہ میں اسلام آباد ٹلفورڈ (سرے) سے دس میل کی مسافت پر واقع 1208 ایکڑ اراضی پر مشتمل دوسرا وسیع وعریض اور قیمتی پلاٹ خریدنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ جو یقیناً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرشوکت الہام **وسع مکانک** کی تکمیل کا ایک اور شاندار ظہور ہونے کے ساتھ ساتھ معاندین احمدیت کی تمام تر ناپاک کاوشوں کے برعکس جماعت کی روز افزوں ترقی ووسعت کا بھی آئینہ دار ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

اگرچہ اس وسیع وعریض اور بیش قیمت پلاٹ کی خرید کی کلی ذمہ داری جماعت احمدیہ برطانیہ نے بلاشرکت غیر خود قبول کی ہوئی ہے۔ تاہم برطانیہ سے باہر کی جماعتوں کے بعض مخلصین کی دلی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ممالک بیرون کے ذی استطاعت مخلصین جماعت کو بھی برضا ورغبت اس کار خیر میں حصہ لینے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ لہٰذا بذریعہ سرکلر ہذا جماعت احمدیہ بھارت کے جملہ مخیر احباب ومستورات سے درخواست ہے کہ اگر وہ اس سعادت سے بہرہ ور ہونے کے متمنی ہیں تو اپنے گرانقدر عطیات امانت "خرید زمین برائے جلسہ سالانہ برطانیہ" میں ارسال کریں اللہ تعالیٰ انکی اس مخلصانہ پیشکش کو بپایہ قبولیت جگہ عطا فرمائے۔ اور اپنے بے پایاں فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15687 میں ٹی رایو ولد ٹی ماد قوم احمدی مسلمان پیشہ ریٹائرمنٹ عمر 70 سال تاریخ بیعت 1951 ساکن مریا کنی ڈاکخانہ تروژام کنو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک ایکڑ 95 سینٹ زمین جسکی موجودہ قیمت -/500000 ہے۔ ایک مکان قیمت اندازاً -/200000 میرا گذارہ آمد از پنشن ماہانہ -/2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ہدایت اللہ خان معلم　　العبد ٹی رایو　　گواہ شد ٹی محمد منزل

وصیت نمبر 15688 میں سی فاطمہ کٹی زوجہ ٹی رایو قوم احمدی مسلمان، پیشہ فراغت عمر 65 سال تاریخ بیعت...... ساکن مریا کنی ڈاکخانہ تروژام کنو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے ایک ایکڑ پانچ سینٹ زمین موجودہ قیمت ساڑھے تین لاکھ روپے۔ طلائی زیور (22 کیرٹ) ایک ہار 16g قیمت -/9120 ایک چوڑی -/8g4560، کان کی بالی ایک جوڑی -/8g4560، انگوٹھی ایک عدد -/2g1140، میزان -/19380، میرا گذارہ آمد از خور ونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ہدایت اللہ خان　　الامۃ سی فاطمہ کٹی　　گواہ شد ٹی محمد منزل

وصیت نمبر 15689 میں شمشاد احمد عدن ولد مکرم عبد الحمید مومن درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.3.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک پلاٹ زمین ذاتی ۹ مرلہ سول لائن خسرہ نمبر (9-3)60R/58 میں سے 9/69 پاکستان میں والد صاحب کی زمین ۱۰ مرلے ہے جس میں جو حصہ ملے گا اس کی اطلاع کردی جائے گی۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3837 روپے ہے۔ تنخواہ کے علاوہ خاکسار کی آمد بطور میڈیکل پریکٹس -/800 ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد رشید الدین پاشا　　العبد شمشاد احمد عدن　　گواہ شد طاہر احمد چیمہ

وصیت نمبر 15690 میں رافعہ شمشاد زوجہ شمشاد احمد عدن قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.3.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیور ہار 20 گرام، کانٹے 10.150، بالیاں 4.500، ایک جوڑی کانٹے 4.150g، انگوٹھی 3.000، چین دو عدد 33.400، کل وزن 75.200 مالیت مبلغ -/46624 (سارا زیور 22 کیرٹ کا ہے) زیور چاندی: ایک سیٹ ہار مع انگوٹھی 61 گرام پائل 21.500 گرام، کل 82.500 مالیت مبلغ 1155/ روپے۔ میزان -/47779 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد رشید الدین پاشا　　الامۃ رافعہ شمشاد　　گواہ شد طاہر احمد چیمہ

وصیت نمبر 15691 میں طاہرہ بیگم زوجہ راشد احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14.3.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے حق مہر بذمہ خاوند 21,000 روپے زیور طلائی کانٹے وکوکا 5.250 قیمت 3000 روپے۔ زیور نقرئی کڑے پازیب 148.800 گرام قیمت -/750۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ　　الامۃ طاہرہ بیگم　　گواہ شد راشد احمد

وصیت نمبر 15692 میں صفیہ بیگم زوجہ پیار محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16.3.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ٹی وی مع الماری 10,000 روپے فرج ایک عدد 6000 روپے حق مہر 500 روپے۔ میرا گذارہ خور ونوش ماہانہ 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ　　الامۃ صفیہ بیگم　　گواہ شد بدر الدین عامل

وصیت نمبر 15693 میں این وسیم احمد ولد این نور الامین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن کوئمبتور ڈاکخانہ کوئمبتور ضلع کوئمبتور صوبہ تمل ناڈو بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23.2.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد وسیم احمد صدیق　　العبد این وسیم احمد　　گواہ شد کے محمود احمد

وصیت نمبر 15694 میں محمد شریف پڈر ولد غلام قادر پڈر قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 56 سال تاریخ بیعت 1974، ساکن محلہ حویلی بھدرواہ ضلع ڈوڈہ صوبہ جموں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ تقریباً ایک کنال رقبہ ہے جس پر دو کمرے اور ایک باتھ روم تعمیر ہو چکا ہے نیز ایک پلنتھ مکان کیلئے دیا ہوا ہے۔ سرمایہ تجارت -/50,000 روپے۔ سالانہ آمد -/36000 روپے۔ ایک کنال زمین کی قیمت میرے اندازے کے مطابق دو لاکھ روپے اور اُس پر جو کمرے بنے ہوئے ہیں۔ باتھ روم و پلنتھ کی قیمت بھی اندازاً دو لاکھ روپے ہے (کل قیمت چار لاکھ روپے) ہے میرا گذارہ آمد از تجارت سالانہ 36000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد شریف منڈاشی　　العبد محمد شریف پڈر　　گواہ شد محمد یعقوب کاغذگر

وصیت نمبر 15695 میں نجمہ ظفر بنت مظفر احمد ظفر قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16.3.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خور ونوش ماہانہ -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ　　الامۃ نجمہ ظفر　　گواہ شد مظفر احمد ظفر

وصیت نمبر 15696 میں نوید کوثر زوجہ وسیم احمد شیخ قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16.3.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند -/150000 زیور طلائی (23 کیرٹ) ایک سیٹ گلے کا ہار انگوٹھی و کانٹے 45.200 قیمت 26700 روپے، ایک سیٹ گلے کا ہار انگوٹھی و کانٹے 28.790 قیمت 16980 روپے، ایک چین 9.600 قیمت 5655 روپے، ایک سیٹ لاکٹ و انگوٹھی 10.680 قیمت 6300 روپے۔ انگوٹھیاں تین عدد 10.690g، -/6300 میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ　　الامۃ نوید کوثر　　گواہ شد مظفر احمد ظفر

وصیت نمبر 15697 میں ندرت فرحانہ بنت مظفر احمد ظفر قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16.3.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی چین ایک عدد 23 کیرٹ وزن 6.790 قیمت -/4000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ　　الامۃ ندرت فرحانہ　　گواہ شد مظفر احمد ظفر

وصیت نمبر 15698 میں ٹی کے جمیلہ زوجہ ٹی محمد بشیر قوم احمدی مسلمان پیشہ ہاؤس وائف عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن مریا کنی ڈاکخانہ تروژام کنو ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ...... حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک ایکڑ گیارہ سینٹ زمین جس کی موجودہ قیمت -/250500 ہے کان کی بالیاں دو جوڑے بارہ گرام قیمت -/6840 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خور ونوش سالانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ہدایت اللہ خان　　الامۃ ٹی کے جمیلہ　　گواہ شد ٹی محمد منزل

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ہندوستان کے احمدی ڈاکٹر صاحبان
جلسہ سالانہ 2005 کے لئے اپنے آپ کو خصوصی وقف کریں

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کے ساتھ امسال جلسہ سالانہ 05 بہت اہمیت کا حامل ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کثیر تعداد میں مہمانان کرام کی آمد متوقع ہے۔ لہٰذا جو ڈاکٹر صاحبان جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرنے کیلئے آرہے ہیں وہ اپنے آپ کو اس خصوصی جلسہ سالانہ میں مہمانان کرام کی خدمت کیلئے کم از کم دس یوم کیلئے وقف کریں۔ ایسے ڈاکٹر صاحبان جو اس خدمت کیلئے تیار ہوں۔ وہ اپنے اسماء گرامی مع کوائف خاکسار کو فوری ارسال کردیں۔

صوبائی امراء صاحبان سے بھی گذارش ہے کہ وہ اپنے صوبہ سے زیادہ سے زیادہ ڈاکٹر صاحبان کو اس خدمت کیلئے تیار کریں۔ نیز ان کے کوائف وغیرہ اپنی تصدیق کے ساتھ بھجوانے میں تعاون کریں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

بقیہ صفحہ (1)

ترجمہ پیش کیا یعنی اور اللہ کی رسی کو سب سے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اسنے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پاجاؤ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بے شمار احکامات دے کر ان پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس کے ترجمہ میں ہم دیکھ چکے ہیں کہ اس میں اللہ نے مومنوں کو ایک ہوکر رہنے کی اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے کی تلقین فرمائی ہے فرمایا یہ اللہ کی رسی ایک انعام ہے اور اس کو پکڑنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مومنین پر اپنے فضل نازل فرمائے اور انہوں نے نعمتوں سے حصہ پایا ان کے معاشرے کے تعلقات خوشگوار ہوئے اور وہ آپس میں بھائی بھائی بن گئے آنحضرت ﷺ کے زمانہ کو دیکھو آپ کی بعثت سے قبل کیسے ظلم اور فساد بھرے ہوئے حالات تھے پھر کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس رسی کی مدد سے ان کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا دیکھیں کس طرح مدینہ کے انصار نے مہاجرین کو اپنا بھائی بنا لیا اپنی جائیدادوں میں سے حصہ دینے کی انہیں پیش کش کی یہاں تک کہ ایک سے زائد بیویاں اپنے بھائیوں کو دینے کی عجیب پیشکش کردی اگرچہ اسے قبول نہ کیا گیا لیکن اس طرح محبت کی ایک سدابہار فضا قائم ہوئی اور یہ فضا صرف امن وآسائش کے وقت میں نہ تھی بلکہ جنگ اور تکلیف کی حالت میں بھی انہوں نے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے اور یہ صرف اس لئے کہ انہوں نے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیا تھا اس جنگ کے واقعہ کو یاد کریں جس میں زخموں سے چور صحابی پانی پلانے والے کو یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ میرے اس بھائی کو پانی پلاؤ جو زخموں سے کراہ رہا ہے اور یہی بات دوسرا تیسرے کے متعلق کہتا ہے اور تیسرا چوتھے کے متعلق کہتا ہے ان لوگوں میں عکرمہ بھی شامل تھے جو ابو جہل کے بیٹے تھے اور پہلے شدید مخالف تھے دیکھیں کہ اس آخری جان کنی کے لمحات میں انہوں نے اپنے بھائیوں کی خاطر کیسے قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔

حضور اقدس نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قربانی کے یہ اعلیٰ معیار دراصل ان میں اللہ کی رسی کو تھامنے کی وجہ سے پیدا ہوئے وہ رسی اللہ کی آخری شرعی کتاب قرآن مجید ہے جو احکامات ونصائح سے پر ہے جس کے حکموں پر سچے دل سے عمل کرنے والا اللہ کا قرب پانے والا بن جاتا ہے۔ وہ رسی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جس کے ہر حکم پر قربان ہونے کیلئے صحابہ ہر وقت منتظر رہتے تھے اور پھر آنحضرت ﷺ کے بعد آپ کے خلفاء راشدین کے توسط سے مسلمانوں نے اس رسی کو پکڑا اور جب تک مسلمان اس رسی کو تھامے رہے۔ وہ صحیح راستے پر چلتے رہے اور جب فتنہ پردازوں کی باتوں میں آکر اس کو کاٹنے کی کوشش کی تو ان کی طاقت جاتی رہی ان کی قوت پارہ پارہ ہوگئی آپس میں بھی لڑائیاں ہوئیں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ہاتھوں قتل کیا گیا اور یہ سب کچھ خدا کی اس نعمت کے انکار کی وجہ سے تھا فرمایا اگرچہ آج بھی مسلم ممالک تیل کی دولت سے مالا مال ہیں لیکن اس کے باوجود دوسروں کے دست نگر ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی رسی کی قدر نہیں کی چنانچہ ان کی سب طاقت کھوئی گئی اللہ تعالیٰ نے اب اپنے وعدہ کے مطابق آنحضرت ﷺ کی غلامی میں امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں اس رسی کو بھیجا ہے اس آیت کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو وارننگ دی ہے کہ جو پہلے ہو چکا اس سے سبق حاصل کرو اور تمہاری بقا اسی میں ہے کہ اس رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اس میں ہم احمدیوں کیلئے بھی نصیحت ہے کہ ایک انقلاب آج سے چودہ سو سال پہلے آیا تھا جس نے دشمنوں کو بھائی بھائی بنا دیا تھا اور ایک انقلاب اس زمانہ میں اس نبی کے عاشق صادق کے ذریعے آیا ہے اس لئے پہلی باتیں جو تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں ان سے نصیحت حاصل کرو اس مسیح ومہدی کے احکام پر عمل کرو اور جو نہیں کرے گا وہ خود کو آگ کے گڑھے میں گرانے والا بن جائے گا اس زمانہ میں عطا ہونے والی خلافت کو اللہ تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے کہ یہ دور قیامت تک ممتد ہوگا اس لئے اس بات کو اچھی طرح یاد رکھیں کہ اب اللہ کی رسی مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم ہے جو بھی اس خلافت سے چمٹا رہے گا جو خدا نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کے واسطہ سے عطا فرمائی ہے وہ اور اس کی نسلیں ہمیشہ کامیابی حاصل کرتی رہیں گی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم شرائط بیعت پر ہمیشہ دھیان رکھیں تقویٰ کی باریک راہوں پر چلیں اور اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کریں۔

فرمایا تین سال کے بعد خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے ۱۰۰ سال کا عرصہ ہوجائے گا اس صد سالہ جوبلی کیلئے جماعت بڑے زور وشور سے تیاریاں کررہی ہے۔ اس کے لئے میں نے بھی دعاؤں اور عبادات کا ایک پروگرام دیا ہے اور بہت بڑی تعداد اللہ کے فضل سے اس پر عمل کررہی ہے ان عبادات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں حقوق العباد کا خیال رکھنا ہوگا ورنہ ہمارے روزے اور نوافل بیکار ہوجائیں گے ایک دوسرے کیلئے قربانیوں کے اعلیٰ نمونے قائم کرنے ہوں گے مالی قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے ہوں گے تب ہی ہر احمدی کو حبل اللہ کا صحیح فہم وادراک حاصل ہوگا اس کے نتیجہ میں ہم ایسا معاشرہ جنم دینے والے بن جائیں گے جہاں بھائی بھائی کے حقوق ادا ہورہے ہوں گے جہاں میاں بیوی کے حقوق ادا ہورہے ہوں گے جہاں ساس بہو کے حقوق ادا ہورہے ہوں گے اور دوست دوست کے حق ادا کررہا ہوگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا جب اس فساد کے زمانہ میں ہم حضرت مسیح موعودؑ کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوگئے تو پھر اب ہماری بڑائیاں قبیلوں اور خاندانوں کی بڑائیوں کی وجہ سے نہیں بلکہ ہماری بڑائی تقویٰ کی وجہ سے ہے اور متقی وہ ہے جو ہر وقت اس فکر میں رہتا ہے کہ حبل اللہ کو تھامے رہے اور فرمایا کہ اگر اللہ کی محبت حاصل کرنی ہے تو جھوٹی اناؤں کو ختم کرنا ہوگا غصے کو خیر باد کہنا ہوگا اسی کے نتیجہ میں ایک حسین معاشرے کا قیام عمل میں آئے گا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے تقویٰ کیلئے شرط ہے کہ غربت ومسکینی میں اپنی زندگی بسر کرے یہ ایک تقویٰ کی شاخ ہے اس کے لئے غضب سے بچنا چاہئے کیونکہ غضب اس وقت ہوتا ہے جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے خاص طور پر غصہ اور تکبر سے بچنا چاہئے کیونکہ مغلوب الغضب انسان کند ذہن اور موٹی عقل کا ہوتا ہے اب خود ہی سوچئے موٹی عقل والا انسان اللہ کی رسی کو پکڑنے کا فہم وادراک کیسے پاسکتا ہے پس ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو ہمیشہ اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے اگر ایسے مواقع آجائیں کہ ہم پر کسی کی طرف سے زیادتی ہوئی ہو تو بھی صبر اور حوصلے سے کام لیں ہر بھائی دوسرے بھائی کی عزت کا خیال رکھے ہر بہن دوسری بہن کی عزت کا خیال رکھے عہدیداران افراد جماعت کی عزت کا خیال رکھیں اور افراد جماعت عہدیداران کی عزت کا خیال رکھیں جب یہ چیز ہمارے اندر پیدا ہوجائے گی تو اس کے نتیجہ میں جماعت کے اندر خود بخود روحانی تبدیلی پیدا ہوتی چلی جائے گی اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعض احادیث پیش فرمائیں جن میں یہ حکم ہے کہ ایک مومن بھائی اپنے دوسرے مومن بھائی کی پردہ پوشی کرے۔ مومنوں کے معاشرے کی مثال ایک جسم کی طرح ہے اگر جسم کے ایک حصے کو تکلیف ہو تو باقی سارا جسم اس تکلیف کو محسوس کرتا ہے ایک مسلمان کیلئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع کلامی کرے فرمایا پس آپس میں رنجشوں کو لمبا نہیں کرنا چاہئے ایک دوسرے کو معاف کرنے کی عادت ڈالنی اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ صفحہ (10)

مانٹریال (Montreal) کا سفر

یہاں سے پروگرام کے مطابق چار بجکر دس منٹ پر مانٹریال (Montreal) کے لئے روانگی ہوئی۔ Ottawa سے Montreal کا فاصلہ دوصد کلومیٹر کے قریب ہے۔

مانٹریال کا پہلا نام Hochilaga تھا جس کو ریڈ انڈین قبیلہ Iroquis نے آباد کیا تھا۔ سترھویں صدی عیسوی میں اس کا نام مانٹریال رائج ہوا۔ اس شہر کو Isle Of Montral بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ ایک دریا اور قدرتی جھیلوں کے درمیان واقع ہے۔ مانٹریال ایک وقت میں کینیڈا کی پہچان تھا اور اس کا سب سے بڑا شہر تھا۔ اب آبادی کے لحاظ سے یہ دوسرے نمبر پر ہے اس شہر میں فرنچ زبان بولی جاتی ہے۔

سوا دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چھ بجکر ۲۵ منٹ پر مشن ہاؤس مانٹریال میں پہنچے۔ جہاں احباب جماعت مانٹریال نے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا اور بچوں نے خیر مقدمی نغمات پیش کئے بچوں نے حضور انور کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے جہاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ یہ ملاقاتیں ساڑھے چھ بجے سے لے کر رات ساڑھے نو بجے تک جاری رہیں۔ اس دوران مانٹریال جماعت کی ۵۸ فیملیز اور ۱۵ افراد نے انفرادی طور پر حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اس طرح مجموعی طور پر ۲۷۸ افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

اس کے بعد نو بج کر چالیس منٹ پر حضور انور نے احمدیہ مشن ہاؤس مانٹریال ''بیت النصرت'' میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور نے اس تقریب میں شامل چار بچیوں اور ایک بچے سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ حضور انور کا قیام مشن ہاؤس میں ہی تھا۔

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کرکے عند اللہ ماجور ہوں نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

Vol - 54 | Tuesday | 30 AUG 2005 | Issue No 35

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے دورہ کینیڈا کی مختصر جھلکیاں

امریکہ اور کینیڈا کی نیشنل اور ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ اور مبلغین سلسلہ کے علاوہ کمپیوٹر ٹیم و ہیومینیٹی فرسٹ USA اور احمدی انجینئرز اور آرکیٹیکٹس ایسوسی ایشن کینیڈا کے ممبران کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کاموں کا جائزہ اور تفصیلی ہدایات

ڈرھم میں بیت المہدی کا معائنہ، وزیراعظم کینیڈا سے ملاقات، بریمپٹن میں مسجد کا سنگ بنیاد

جامعہ احمدیہ کینیڈا کا دورہ اور طلباء کو زریں نصائح - آٹوا اور مانٹریال کا دورہ، تقریبات آمین و فیملی ملاقاتیں

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر - ایڈیشنل وکیل التبشیر)

27/جون 2005ء بروز سوموار:

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

نیشنل مجلس عاملہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ

۱۰ بجے نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ امریکہ کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ اور شعبہ دار سیکرٹریان سے ان کے کام کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ ان کی رہنمائی فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

حضور انور نے سیکرٹریان مال کو ہدایت فرمائی کہ اس بات کا جائزہ لیں کہ جو لوگ شرح کے مطابق چندہ نہیں ادا کر رہے کیا انہوں نے شرح سے کم ادا کرنے کی اجازت لی ہے؟ حضور انور نے فرمایا جو لوگ بالکل چندہ نہیں دے رہے اور ان کا جماعت سے رابطہ نہیں ہے اور وہ کبھی کبھار مسجد آجاتے ہیں اس بارہ میں شعبہ تربیت کو فعال ہونا چاہئے۔ ان کے پاس ایسے لوگوں کی فہرستیں ہونی چاہئے جو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں اور رابطے میں کمزور ہیں اور جماعت سے دور ہیں۔ پھر ہر ایک سے رابطہ کریں اور قریب لائیں اور باقاعدہ جماعتی نظام میں شامل کریں۔

حضور انور نے فرمایا ایسے پیچھے ہٹے ہوئے لوگوں سے رابطہ کر کے صرف چندہ لینا مقصد نہیں ہے بلکہ اصل مقصد ان کی روحانی حالت درست کرنا ہے۔

حضور انور نے اصلاحی کمیٹی کے کام کا بھی جائزہ لیا۔ شعبہ وصیت میں موصیان کی تعداد کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا۔ امیر صاحب امریکہ نے حضور انور کو بتایا کہ امسال دسمبر تک ہمارا ایک ہزار موصیان کا ہدف ہے انشاء اللہ ہم یہ ہدف حاصل کرلیں گے۔

سیکرٹریان اشاعت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ کانسٹی ٹیوشن میں سے اپنے شعبہ کے فرائض کے بارہ میں پڑھیں اور اس کے مطابق کام کریں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نو مبائعین کے لئے پمفلٹس کی صورت میں نیا لٹریچر بھی تیار کریں۔

شعبہ ضیافت کے کام کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور ہدایت فرمائی کہ آپ ملک کی دوسری جماعتوں سے بھی رپورٹ حاصل کیا کریں اور پھر اپنی ماہانہ رپورٹ تیار کیا کریں۔

سیکرٹریان تعلیم سے حضور انور نے طلباء کو قرضہ حسنہ دیئے جانے کے بارہ میں دریافت فرمایا اور اس تعلق میں بعض انتظامی ہدایات دیں۔

انٹرنل آڈیٹر سے بھی حضور انور نے رپورٹ طلب فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

سیکرٹری صاحب صنعت و تجارت کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا جن کے پاس ملازمتیں نہیں ہیں ان کی فہرست آپ کے پاس ہونی چاہئے اور اس کے مطابق ان کی مدد کی جائے، ان کو گائیڈ کیا جائے اور ان کی کونسلنگ کی جائے۔

شعبہ وقف نو کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اردو زبان سکھانے کے لئے کلاسز ہونی چاہئیں۔ باقاعدہ اردو زبان سکھانے کے لئے کلاسز لگائیں۔ ان سب کو اردو زبان سیکھنی چاہئے تا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ سکیں۔ اردو سے دوسری زبانوں میں تراجم کرسکیں۔ اس کی ہمیں ضرورت ہے۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے کہا کہ ہم میں سے بعض عہدیداران اور آفیسرز اس قدر معروف ہیں کہ حضور انور کی توقعات کے مطابق ہم کام نہیں کر رہے۔ تو اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جو آفیسرز ہیں ان کو خادم بنائیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُھُمْ کہ قوم کا سردار/لیڈر تو اُن کا خادم ہوتا ہے۔ فرمایا یہ آپ کرلیں گے تو اپنے ٹارگٹ کو حاصل کرلیں گے۔

امیر صاحب USA نے نوجوان نسل کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جو بچے جوان ہو رہے ہیں ان کی تربیت اور ان کو سنبھالنے کا مسئلہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر خدام الاحمدیہ Active ہو تو پھر یہ کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا احمدیت کی روایات کا ان کو پتہ ہونا چاہئے۔ فرمایا۔ میں نے پہلے بھی توجہ دلائی ہے کہ لٹریچر شائع کریں، پمفلٹس شائع کریں جن سے ان کو معلوم ہو سکے کہ جماعت کیا ہے۔ جماعت کا مکمل تعارف ہو، جماعتی روایات کا ذکر ہو۔ فرمایا والدین بھی اپنے بچوں کو سنبھالنے کی طرف توجہ دیں۔

فرمایا ۱۶ سال کی عمر میں ان کی باقاعدہ کلاسز ہوں اور ان کو تربیتی پروگراموں میں Involve کریں۔ فرمایا خدام الاحمدیہ Active ہو تو آپ ایک بڑی تعداد کو سنبھال سکتے ہیں۔ صدر خدام الاحمدیہ بھی میٹنگ میں موجود تھے۔ حضور انور نے ان کو ہدایات دیں۔

آخر پر حضور انور نے سب عہدیداران کو نصیحت فرمائی کہ جماعت آپ پر اعتماد کرتی ہے۔ آپ سب جماعت کے اعتماد پر پورا اتریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ نیشنل مجلس عاملہ یو ایس اے کے ساتھ یہ میٹنگ گیارہ بجے ختم ہوئی۔

پبلک ریلیشن کمیٹی امریکہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد Public Relation Comittee USA کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ اس شعبہ کے انچارج اور کمیٹی کے ممبران نے اپنے کام کی رپورٹ حضور انور کی خدمت میں پیش کی۔ حضور انور نے مختلف امور کے بارہ میں ان سے دریافت فرمایا اور ان کی رہنمائی فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے یہ بھی ہدایت فرمائی کہ اس کام کے لئے تمام جماعتوں میں گروپس اور ٹیمیں بنائیں اور مستحکم بنیادوں پر اس کام کو آگے بڑھائیں۔ حضور انور نے بعض انتظامی امور کے بارہ میں بھی ہدایات دیں۔ یہ میٹنگ ساڑھے گیارہ بجے ختم ہوئی۔

اس کے بعد نیشنل مجلس عاملہ USA، نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ USA، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ USA اور مبلغین کرام USA نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ علیحدہ علیحدہ گروپس کی شکل میں تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ USA کے ساتھ میٹنگ

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد گیارہ بج کر چالیس منٹ پر نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ USA کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے انصار اللہ USA کی تجنید، ان کے بجٹ اور چندہ کے نظام میں شامل انصار اللہ کی تعداد کا جائزہ لیا اور چندہ دہندگان کی تعداد بڑھانے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ آپ کی تجنید کے حساب سے ایک بڑا حصہ ایسا ہے جو ابھی چندہ نہیں دے رہے۔

حضور انور نے مجلس انصار اللہ کے تحت تبلیغی پروگراموں کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے قائد عمومی کو ہدایت فرمائی کہ آپ جو مجالس سے ہر دو ماہ بعد رپورٹ حاصل کرتے ہیں اب کوشش کر کے اس کو ماہانہ پر لے آئیں اور کوشش کریں کہ آپ کی تمام ۵۴ مجالس اپنی ماہانہ رپورٹ آپ کو بھجوایا کریں۔

حضور انور نے قائد تربیت، قائد وقف جدید، قائد اشاعت، قائد ذہانت و صحت جسمانی اور دوسرے شعبوں کے کام کا جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے آخر پر فرمایا کہ جو انصار اللہ کا چندہ نہیں دیتے ان کو توجہ دلائیں۔ انصار اللہ کی اہمیت بتائیں۔ فرمایا سیکرٹری تربیت اس بارہ میں کام کریں۔ اللہ آپ کو توفیق بخشے۔ آمین۔ سوا بارہ بجے یہ میٹنگ ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ USA کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد سوا بارہ بجے نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ USA کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ تین نائب صدران کے کام کے بارہ میں حضور انور نے دریافت فرمایا۔ اس پر صدر صاحب نے بتایا کہ ہماری ۵۵ مجالس ہیں اور آٹھ ریجن ہیں۔ بہت بڑا ایریا ہے اس لئے تینوں نائب صدران کے تحت مختلف شعبہ جات تقسیم کئے ہوئے ہیں۔

نائب صدران کے کام کے طریق کے بارہ میں حضور انور نے تفصیل سے جائزہ لیا۔

حضور انور نے معتمد سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کتنی مجالس رپورٹ بھجواتی ہیں، کیا باقاعدہ بھجواتی ہیں اور رپورٹس کیسے ملتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا۔ خواہ رپورٹس ای میل کے ذریعہ ملیں لیکن تمام مجالس کو اس بات کا علم ہونا چاہئے کہ صدر صاحب ان کی تمام Activity سے باخبر ہیں۔

مہتمم خدمت خلق نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ تین صد پچاس سے زیادہ خدام نے گزشتہ سال خون کا عطیہ دیا ہے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا خدام اور ان کے خون کا گروپ وغیرہ رجسٹرڈ ہیں کہ جب ضرورت ہو ان کو بلایا جاسکے۔ اس پر بتایا گیا کہ ہاں رجسٹرڈ ہیں۔ ہم نے اکٹھا خون بھی دیا ہے اور جب ان کو ضرورت ہو تو بلا لیتے ہیں۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہ تعداد کم ہے اگر

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں